جلد ۳۴ | ۲۱ ماہ امان ہ ۱۳۲۵ | ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ | ۲۱ مارچ ۱۹۴۶ء | نمبر ۶۸

مدینۃ المسیح

احمد آباد نیسر روڈ ۱۹ مارچ۔ مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی اور خدام کل شام بخیر و عافیت احمد آباد پہنچ گئے۔ الحمد للہ اور آج ہی بعد دوپہر محمد آباد روانہ ہونیوالے ہیں انشاء اللہ احباب دعا فرمائیں۔

قادیان ۱۹ ماہ امان۔ حضرت سیدہ اُم ناصر احمد صاحبہ حرم اول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت آنکھوں اور سر میں درد کی وجہ سے ناساز ہے احباب دعائے صحت کریں۔

سیدہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ چند روز سے علیل ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت و عافیت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی صحت آہستہ آہستہ ترقی کر رہی ہے۔ مکان کے باہر تھوڑی دور تک چل پھر بھی لیتے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اتمام حجت کیلئے ایک اور تجویز

"مجھے اتمام حجت کے لئے ایک اور تجویز خیال میں آئی ہے۔ اور امید رکھتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ اس میں برکت ڈالدے۔ اور یہ تفرقہ جس نے ہزارہا مسلمانوں میں سخت عداوت اور دشمنی ڈالدی ہے۔ رو بہ اصلاح ہو جائے۔ اور وہ یہ ہے کہ پنجاب اور ہندوستان کے تمام مشائخ اور فقراء اور صلحاء اور مردان باصفا کی خدمت میں اللہ جلشانہ کی قسم دے کر التجا کی جائے۔ کہ وہ میرے بارے میں اور میرے دعوے کے بارے میں دعا اور تضرع اور استخارہ سے جناب الٰہی میں توجہ کریں۔ پھر اگر ان کے الہامات اور کشوف اور رویا صادقہ سے جو حلفاً شائع کریں۔ کثرت اس طرف نکلے۔ کہ گویا یہ عاجز کذاب اور مفتری ہے۔ تو بے شک تمام لوگ مجھے مردود مخذول اور ملعون اور مفتری اور کذاب خیال کرلیں۔ اور جس قدر چاہیں لعنتیں بھیجیں۔ انکو کچھ بھی گناہ نہیں ہوگا۔ اور اس صورت میں ہر ایک ایماندار کو لازم ہوگا کہ مجھ سے پرہیز کرے۔ اور اس تجویز سے بہت آسانی کے ساتھ مجھ پر اور میری جماعت پر وبال آجائیگا۔ لیکن اگر کشوف اور الہامات اور رویا صادقہ کی کثرت اس طرف ہو۔ کہ یہ عاجز منجانب اللہ اور اپنے دعوے میں سچا ہے۔ تو پھر ہر ایک خدا ترس پر لازم ہوگا کہ میری پیروی کرے۔ اور تکفیر اور تکذیب سے باز آوے۔ ظاہر ہے کہ ہر ایک شخص کو ایک دن مرنا ہے۔ پس اگر حق کے قبول کرنے کے لئے اس دنیا میں کوئی ذلت بھی پیش آئے۔ تو وہ آخرت کی ذلت سے بہتر ہے۔ لہذا میں تمام مشائخ اور فقراء اور صلحاء پنجاب اور ہندوستان کو اللہ جلشانہ کی قسم دیتا ہوں۔ جس کے نام پر گردن رکھ دینا سچے دینداروں کا کام ہے۔ کہ وہ میرے بارے میں جناب الٰہی میں کم سے کم اکیس روز توجہ کریں۔ یعنی اس صورت میں کہ اکیس روز سے پہلے کچھ معلوم نہ ہوسکے۔ اور خدا سے انکشاف اس حقیقت کا چاہیں کہ میں کون ہوں؟ آیا کذاب ہوں یا منجانب اللہ۔ میں بار بار بزرگان دین کی خدمت میں اللہ جلشانہ کی قسم دے کر یہ سوال کرتا ہوں۔ کہ ضرور اکیس روز تک اگر اس سے پہلے معلوم نہ ہوسکے۔ اس تفرقہ کے دور کرنے کے لئے دعا اور توجہ کریں۔ میں یقین جانتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ کی قسم سنکر پھر التفات نہ کرنا راستبازوں کا کام نہیں۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ اس قسم کو سنکر ہر ایک پاک دل اور خدا تعالےٰ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۱ ماہ امان ۱۳۲۵ھ ش

نبی کی ضرورت کا بار بار احساس

(از ایڈیٹر)

اگر معاصر "زمزم" کا یہ بیان درست ہے۔ اور یقیناً درست ہے۔ کہ "اسی لئے انبیاء کرام کی ضرورت کو تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ خدا تعالے ان پر اپنے آپ کو ظاہر کرے۔ اور یہ بتائے کہ انسانی زندگی کا مقصد کیا ہے اور اس کے حصول کے لئے انسان کو کیا کرنا چاہئیے" تو اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ موجودہ زمانہ میں یہ ضرورت اس شدت کے ساتھ نبی کی بعثت کا تقاضا کر رہی ہے۔ کہ جس شدت کی مثال ازمنہ سابقہ میں نہیں مل سکتی۔ اس زمانہ میں خدا تعالے لوگوں کے قلوب۔ ان کے دلوں اور دماغوں سے جس طرح پوشیدہ ہو چکا ہے۔ اس طرح پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ اور آج جس طرح انسان اپنی زندگی کا مقصد بھلا کر دنیا کے لہو ولعب میں مشغول ہے زمانہ ماضی میں شاید ہی ہوا ہو۔ اور جب صورت حالات یہ ہے۔ تو یہ معلوم کرنا۔ کہ انسانی زندگی کا اصل مقصد یعنی خدا تعالے کا حقیقی عبد بننے کے لئے انسان کو کیا کرنا چاہئیے اس کی تو نوبت ہی نہیں آسکتی۔

کیا اس کا ثبوت پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا جہان کے حالات۔ انسانوں کے اعمال اور ان کے اشتغال ظاہر وباہر ہیں۔ کہ ساری کی ساری دنیا ضلالت اور گمراہی کے گڑھے میں گری ہوئی ہے۔ عذاب پر عذاب نازل ہو رہے ہیں۔ مگر اصلاح حال کی طرف کسی کو توجہ نہیں۔ حتیٰ کہ وہ لوگ جو سب کچھ جانتے اور سمجھتے ہیں۔ جو ایک طرف تو خدا شناسی اور انسانی زندگی کے مقصد کے حصول کے لئے نبی کی ضرورت لازمی قرار دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف دنیا کو انتہائی طور پر گمراہ اور راہ مستقیم سے بھٹکی ہوئی سمجھتے ہیں۔ وہ بھی یہ سنکر بھڑک اٹھتے ہیں۔ کہ خدا تعالے نے تمام دنیا خصوصاً امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں ایک انسان کو مبعوث کیا ہے۔ اور اس کا دعویٰ ہے۔ کہ میں امتی نبی ہوں۔ خدا تعالے میرے ساتھ اسی طرح کلام کرتا اور مجھ پر اپنا منشا ظاہر کرتا ہے۔ جس طرح پہلے زمانوں میں اپنے فرستادوں پر کرتا رہا ہے۔ اور مجھے اس نے اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے اور مسلمانوں کو تمام اقوام پر غلبہ عطا کرنے کے لئے اس زمانہ میں عین ضرورت کے وقت بھیجا ہے۔

باوجود اس کے کہ آپ کے سوا یہ دعویٰ صفحہ عالم پر اور کسی نے نہیں کیا۔ اور باوجود اس کے کہ خدا تعالے نے آپ کی صداقت میں زمینی اور آسمانی نشانات اس قدر دکھائے اور دکھاتا جا رہا ہے۔ جن کا شمار ناممکن ہے۔ پھر بھی عام لوگ آپ کے متعلق غور وفکر سے کام نہیں لیتے۔ خدا تعالے کے خوف کو مد نظر رکھ کر نہیں سوچتے۔ اور دنیا کی حالت کے پیش نظر فائدہ نہیں اٹھاتے۔

معاصر "زمزم" کو چند ہی روز کے اندر دوسری بار "انبیاء کی ضرورت" کا احساس ہوا۔ چنانچہ ۱۹ مارچ کے پرچہ میں پھر اس نے اسی عنوان سے ایک نوٹ لکھا ہے۔ جس میں اس بات پر حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے "کہ گاندھی جی نے کبھی نہیں کہا۔ کہ وہ دیوتا نہیں ہیں۔ اور ہندوؤں کو ان کی پوجا نہ کرنی چاہیئے۔ حالانکہ ان کا اولین فرض تھا۔ کہ اپنی قوم کو اس کھلی حماقت پر ملامت کرتے"۔ لکھا ہے۔

"اللہ کی رحمتیں ہوں انبیاء کرام پر کہ انہوں نے نہ صرف بغیر اللہ کے تصورات کی بیخکنی کی۔ بلکہ اپنی نسبت بھی بار بار اعلان کیا۔ کہ وہ محض انسان ہیں۔ اور ان کے اندر الوہیت اور خدائی کا ذرہ برابر بھی شائبہ نہیں ہے۔ قرآن کریم میں انبیاء کرام کا یہ اعلان کہ وہ محض بشر اور رسول ہیں۔ اسی مقصد کے لئے تھا۔ کہ کہیں انہیں خدا نہ سمجھ لیا جائے۔ خاتم المرسلین کی صداقت اور دیانت کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ آپ نے انا عبدہ ورسولہ (میں صرف خدا کا بندہ اور اس کا پیغمبر ہوں) کی تکرار سے خدا کی وحدانیت کے تصور کو شرک کے داغ سے داغدار نہ ہونے دیا۔ جو لوگ ایسے ہوں۔ ان ہی کے آستانہ سے توحید کی نعمت مل سکتی ہے"۔

یہ سب کچھ صحیح۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس قدر احتیاطوں کے باوجود کیا آج مسلمان بدترین شرک میں ملوث نہیں۔ اور توحید کی نعمت سے بالکل محروم نہیں ہو چکے خود "زمزم" (۲۷ فروری) کا ہی تازہ بیان یہ ہے۔ کہ "۔۔ اللہ اکبر وہ کونسا شرک جلی اور خفی ہے۔ جو مسلمانوں سے بچ گیا ہو"۔

جب مسلمانوں کی مشرکانہ حالت یہ ہے۔ اور ادھر نبی کے ہی آستانہ سے توحید کی نعمت مل سکتی ہے۔ تو پھر کس قدر رنج اور افسوس کا مقام ہے۔ جب اس نبی کی بعثت کا انکار کیا جائے جس کی آمد کی پیشگوئی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کی۔ اور جس نے آپ کی غلامی کا حق یہ کہکر انتہائی شان کے ساتھ ادا کیا۔ کہ ع

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

افسری ماتحتی کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی زرین ہدایات

مجھے مندرجہ ذیل ہدایات کی جو ۲۵ اپریل ۱۹۲۳ء کو حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ سے بحیثیت ناظر خاص حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے نافذ فرمائیں نقل اتفاق سے ملی ہے۔ یہ ایسی زرین ہدایات ہیں۔ جن پر عمل کرنا ہر ناظر وافسر صیغہ کے لئے لازمی ہے۔ ہر ناظر وافسر صیغہ اپنا محاسبہ خود کریں۔ کہ انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ان ہدایات پر کہاں تک عمل کیا ہے۔ تا اگر پہلے غفلت ہوئی ہو۔ تو اب ان ہدایات کی روشنی میں اپنی اصلاح کر سکیں۔ عبد الحمید سیکرٹری کمشن

(۱) ہمارے محکموں کی افسری ماتحتی میں ہمدردانہ روش ہو۔ اوپر والے اپنی اصلاح نیچے والوں سے مقدم سمجھیں۔ افسر اپنے ماتحتوں کے ساتھ برابری کا سلوک کریں۔ حاکم ومحکوم کا فرق صرف یہ ہو۔ کہ فیصلہ افسر کے ہاتھ میں ہو۔

(۲) خدمت کی قدر کی جائے۔ ماتحت یہ احساس کریں۔ کہ جو خدمت ہم کرتے ہیں۔ اسکی قدر افسران بالا کرتے ہیں۔ اس قدر دانی کا اظہار کسی نہ کسی رنگ میں ہو جایا کرے۔ تو یہ ایسا گر ہے۔ کہ قلت تنخواہ بھی ماتحت کو بری نہیں لگتی۔ اس کے خوش کرنے کو تو یہ خیال ہی کافی ہو جاتا ہے کہ افسران بالا میرے کام سے خوش ہیں۔ نیز لوگوں کو محسوس ہو جائے۔ کہ یہاں دین کی باتوں کو پسند کرنے والوں کو عزت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

(۳) مختلف محکموں کے افسران بالا مہمان خانہ میں جایا کریں۔ اور مہمانوں سے خلا ملا رکھا کریں۔ اس امر کے متعلق بعض لوگ باہر سے شکایت کرتے ہیں۔

(۴) عام ساکنین قادیان اور ماتحتوں کے دکھ درد میں شریک ہوں۔ اس طرح اپنے تعلقات بڑھائیں۔ تاکہ ہمدردی کی اعلیٰ روح پیدا ہو۔ غیریت نہ رہے۔

(۵) اگر کوئی اعتراض غلط۔ محکمہ پر یا افسر پر وارد ہوتا ہو۔ اور وہ غلط ہو تو اس کو غلط ثابت کرنا چاہیئے۔ صرف یہ خیال کر کے کہ غلط اعتراض ہے۔ اسے چھوڑ دینا نہیں چاہیئے۔ ایک دفعہ کسی کا جھوٹ ثابت ہو جائے۔ تو پھر دوبارہ وہ جرأت نہیں کرتا۔

(۶) ماتحتوں کی ترقی وغیرہ کا خود افسران وانجمن خیال رکھے۔ مناسب۔ جائز ضروری حقوق پیشتر اس کے کہ ماتحت کی طرف سے پیش ہوں۔ خود افسر کی طرف سے پیش ہونے چاہئیں۔

(۷) ماتحتوں کی اخلاقی اور روحانی خوبیوں کو کم دیکھا جاتا ہے۔ بلکہ ظاہری پڑھائی کی زیادہ قدر کی جاتی ہے۔ یہ ایک نقص ہے۔ روحانی طور پر بعض بظاہر کم درجہ کے لوگ بہت فائدہ پہنچا رہے ہیں۔

(۸) اس خیال کو دل سے بالکل نکال دینا چاہیئے۔ کہ ہم افسر ہیں۔ بلکہ یہ خیال کرنا چاہیئے کہ ہم خادم ہیں۔

معارف الحدیث:- رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پُرحکمت نصائح

اپنے بڑوں کو آپ گالی نہ دو۔

بخاری میں ایک حدیث ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

حدیث:- مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ۔ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهٗ فَيَسُبُّ اُمَّهٗ

ترجمہ:- یعنی بڑے بڑے گناہوں میں سے ایک گناہ یہ ہے۔ کہ انسان اپنے والدین کو گالی دے۔ صحابہؓ نے متعجب ہوکر عرض کیا۔ یارسول اللہ کیا کوئی شخص اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں جب کوئی شخص کسی دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے۔ تو وہ اس گالی کا بدلہ لینے کے لئے اس کے باپ کو گالی دیتا ہے۔ اسی طرح جب یہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ تو اس کے بدلہ میں وُہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ اور اس طرح اپنے باپ یا اپنی ماں کو گویا خود اس نے گالی دی۔ کیونکہ اگر یہ اس کے والدین کو گالی نہ دیتا۔ تو وہ بھی اس کے والدین کو گالی نہ دیتا۔ اس لئے اپنے والدین کو گالی دلانے کا گناہ اس کے سر ہے۔ کیونکہ اس نے پہل کرکے دوسرے شخص کو انگیخت دلائی۔ کہ وہ اس کے والدین کو گالی دے۔

تشریح:- اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان پر عمل کیا جائے تو کئی قسم کے مناقشات اور جھگڑے اول تو پیدا ہی نہ ہوں۔ اور اگر ایک دوسرے کے درمیان اختلاف پیدا ہو بھی جائے۔ تو وہ اس حد تک تلخ نہ ہو۔ جیسا کہ موجودہ زمانہ میں ہوتا ہے۔ کہ معمولی معمولی اختلافات بڑھتے بڑھتے دنگہ فساد۔ لوٹ مار اور قتل و غارت تک جا پہونچتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ ایک شخص دوسرے کی کسی معزز اور واجب الاحترام ہستی کو بُرا بھلا کہتا ہے۔ جس کا بدلہ لینے کے لئے وہ اس کی واجب الاحترام ہستیوں کو گالیاں دیتا۔ اور بُرا بھلا کہتا ہے۔ اور اس طرح ضد تعصب مناقشات اور فسادات کی خلیج وسیع ہوتی چلی جاتی ہے۔

گزشتہ انتخابات کے دوران میں اور اس کے بعد پنجاب کی مختلف سیاسی پارٹیوں کے درمیان اختلافات کی وجہ سے جو بدمزگی پیدا ہوئی اس نے پنجاب کے خرمن امن میں چنگاری کا کام دیا۔ ایک پارٹی کے آدمیوں نے دوسری پارٹی کے لیڈروں اور قابل احترام لوگوں کو گالیاں دیں۔ جس کے مقابلہ میں انہوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ اخبارات میں قریباً ہر روز یہ بات دیکھنے میں آتی ہے۔ کہ ایک اخبار دوسری پارٹی کے لیڈروں اور معزز ہستیوں کے متعلق نامناسب اور ناروا الفاظ استعمال کرکے اس پر پھبتی اڑاتا ہے۔ اگلے دن دوسرا اخبار اس کے لیڈروں اور قابل احترام لوگوں کے متعلق اس سے زیادہ سخت اور نازیبا الفاظ استعمال کرکے بدلہ لیتا ہے۔ چند دن ہوئے ایک اخبار نویس نے اپنی مخالف پارٹی کی ایک معزز خاتون کے متعلق نہائت ناواجب الفاظ استعمال کئے۔ اور نہائت گندے رنگ میں مذاق کیا۔ اگلے دن دُوسری پارٹی کے اخبار نے اس کے خاندان کی تمام مستورات پر جی بھر کر الزامات لگائے۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر عمل کیا جائے۔ کہ کوئی شخص کسی دوسرے کے بڑوں کو گالی نہ دے۔ تو بہت سے فتنے اور فسادات دُور ہو جائیں۔ پس جو شخص دوسرے کے بڑوں کو گالی دیتا ہے وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اپنے بڑوں کو گالیاں دلانے کا مرتکب ہوتا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث ہے۔

حدیث: مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يَعْرِفْ حَقَّ كَبِيْرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا (ابوداؤد)

ترجمہ:- جو شخص اپنے سے کم عمر یا مرتبہ لوگوں سے شفقت کا برتاؤ نہیں کرتا۔ اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اور جو شخص عمر یا مرتبہ کے لحاظ سے اپنے سے بڑے لوگوں کی عزت اور احترام نہیں کرتا۔ اس کا بھی ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

بڑوں کا ادب اور احترام ان کی خدمت کرنا ان کا حکم ماننا۔ اور ان کی خواہشات کا احترام کرنا ہوتا ہے اس کے علاوہ یہ بھی کہ ملک میں ایسی فضا پیدا کی جائے۔ کہ دوسری قوموں کے لوگ بھی ان کا احترام اور توقیر کریں۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جب ہم بھی دوسری قوموں کے بڑوں کو بُرے ناموں سے یاد نہ کریں۔ بلکہ ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں۔ اور احترام کے ساتھ ان کا ذکر کریں۔

چھوٹوں پر رحم کرنے سے مراد صرف یہی نہیں۔ کہ بچوں سے شفقت اور ملائمت کا سلوک کیا جائے۔ بلکہ اس سے یہ بھی مراد ہے۔ کہ ان کی تربیت ایسے رنگ میں کی جائے۔ اور انہیں ایسے عمدہ اخلاق سکھائے جائیں۔ کہ آئندہ آنے والی زندگی میں وہ اپنے لئے اپنی قوم کے لئے اور اپنے ملک کے لئے مفید ثابت ہوں۔ اس کے لئے اگر ان پر سختی بھی کرنی پڑے۔ تو رحم کے منافی نہیں۔ کیونکہ اصل رحم یہی ہے۔ کہ ان کی عادات و اخلاق کی اصلاح کی جائے۔ تاکہ وہ اپنے آباء واجداد کی عزت و احترام میں اضافہ کرسکیں۔ پھر چھوٹوں سے مراد صرف کم عمر بچے ہی نہیں۔ بلکہ قوم یا ملک کے کم عقل اور اندھا دھند تقلید کرنے والے لوگ بھی مراد ہیں۔ اور ان پر رحم کرنا اس رنگ میں ہے۔ کہ ان کو بُرے کاموں سے بچایا جائے۔ اور دنیوی اور روحانی طور پر سیدھا راستہ دکھایا جائے۔

ایماندار ہونے کی ایک علامت

بخاری میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک اور حدیث ہے۔ فرمایا

حدیث۔ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

ترجمہ۔ یعنی مجھے اس ذات کی قسم ہے۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی شخص اس وقت تک صحیح معنوں میں مومن نہیں بن سکتا۔ جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

اگر ایک شخص اس بات کو ناپسند کرتا ہے۔ کہ کوئی اسے گالی دے۔ تو اسے بھی کسی کو گالی نہیں دینی چاہیئے۔ اگر کوئی ناپسند کرتا ہے۔ کہ کوئی اس کی چیز چرائے۔ تو اسے بھی دوسرے کی چیز چرانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ اگر کوئی ناپسند کرتا ہے۔ کہ کوئی شخص اس کی عزت و آبرو پر حملہ کرے۔ تو اسے بھی دوسرے کی عزت و آبرو پر حملہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی اس بات پر بُرا مناتا ہے۔ کہ کوئی اس کے ساتھ دھوکہ اور بددیانتی کرے۔ تو اسے بھی دوسرے سے دھوکہ اور بددیانتی نہیں کرنی چاہیئے۔ اگر کوئی چاہتا ہے۔ کہ اس کی اور اس کے بزرگوں کی عزت کی جائے تو اسے بھی دوسروں کی اور ان کے بزرگوں کی عزت کرنی چاہیئے۔ اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے۔ تو اسے بھی دُوسروں سے حسن سلوک کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی چاہتا ہے۔ کہ دوسرے اس سے محبت اور شفقت کا برتاؤ کریں۔ تو اسے بھی دوسروں کے ساتھ محبت اور شفقت کا برتاؤ کرنا چاہیئے لیکن اگر کوئی شخص دوسروں سے ایسا سلوک نہیں کرتا۔ جیسا وہ چاہتا ہے۔ کہ دوسرے اس سے کریں۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اس کے ایمان میں شبہ ہے۔ وہ سچا مومن نہیں کہلا سکتا۔ خاکسار محمد اسمٰعیل [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام کی خدمت میں

طلبائے فضل عمر ہوسٹل کا ایڈریس

۱۹ مارچ کے پرچہ میں جس تقریب کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں طلبائے فضل عمر ہوسٹل کی طرف سے حسب ذیل ایڈریس پیش کیا گیا (ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محفل کے درخشندہ ستارو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

ہم طلبائے فضل عمر ہوسٹل کی یہ دیرینہ خواہش تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام کی زیارت کرنے اور چند لمحے ان کی بابرکت صحبت میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کریں۔ سو الحمدللہ کہ یہ مبارک موقع آج ہمیں میسر آیا۔ اور ہماری دیرینہ آرزو پوری ہوئی۔ اس وقت ہم سب کا مطاع جری اللہ فی حلل الانبیاء کا فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مثیل نبی آخر زمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صحابی اعظم اور جانشین اس محفل میں رونق افروز نہیں۔ اس کے لئے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہماری اس حسرت کو اس رنگ میں پورا فرمائے کہ وہ دوبارہ جلد ہی اسی قسم کی تقاریب کے مواقع ہم پہنچائے جن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی رونق افروز ہوں۔ آمین

آپ حضرات پر اللہ تعالیٰ کا یہ ایک بہت بڑا احسان ہے۔ کہ آپ کو حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک زمانہ عطا فرمایا۔ اور اس نور نبوت کو پہچاننے کی بصیرت اور توفیق عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور محبت کا لباس پہنا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رفیق محفل ہونے کا فخر بخشا۔ اور آخرین کی اس جماعت میں داخل فرمایا جس کے متعلق سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کو بشارات دیں۔

اللہ تعالیٰ کا آپ پر یہ بھی ایک مزید احسان ہے۔ کہ آپ کو مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کا زمانہ بھی عطا فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو مبارک کرے۔

جوں جوں وقت گزرتا چلا جاتا ہے۔ ہم لوگ زمانی لحاظ سے مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دور سے دور تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ آپ حضرات نے اس نور نبوت سے براہ راست کسب فیض کیا ہے۔ اُس پاک وجود کو ان آنکھوں سے چلتے پھرتے ہنستے بولتے دیکھا ہے۔ آپ کے ہاتھوں نے ان مبارک ہاتھوں کو چھوا ہے۔ آپ میں سے ہر ایک شمع نبوت کا پروانہ ہے۔ اور اپنے اپنے رنگ میں آپ نے ان نورانی کرنوں کو یزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ کے ماتحت اپنے اندر جذب کیا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ اُس کے مسیح پاکؑ کے صحابہ سے حقیقی رنگ میں فیض حاصل کر سکیں اور اس نعمت سے کما حقہٗ فائدہ اٹھا سکیں۔

سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں فضل عمر ہوسٹل کا قیام اہل بصیرت کے لئے نشان ہے۔ مسیح پاک کی بستی سے چند بھٹکے ہوئے لوگ حضرت المحمود ایدہ الودود کے بغض سے بے بس ہو کر اسی جگہ پکار اٹھے تھے کہ یہاں الّو بولیں گے۔ لیکن عزیز و حکیم خدا نے عرش پر اس پریشان آواز کو لکھ لیا تھا۔ آج اسی مقام پر مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ ایک نشان کے طور پر جمع ہیں۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم

آپ حضرات ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور ہماری خامیوں کو اپنی رحمانیت اور مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ ہم مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو لیکر دنیا میں پھیل جائیں۔ اور ہم کمزور ضعیف اور نادان انسانوں کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم کے ساتھ ایسی توفیق عطا فرمائے کہ ہمارا وجود حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت المصلح الموعود کے لئے ننگ کا باعث نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے عفو اور مغفرت کے زیر سایہ ہمیں لیلے۔ ہمیں طاقت اور ہمت دے اور اس طاقت کو استعمال کرنے کا صحیح عرفان دے تا جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوں تو ہماری خامیوں کے باوجود شفیع محشر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنا دست شفقت ہماری طرف دراز کریں۔ اور فرمائیں کہ یہ میری جماعت کے لوگ ہیں۔

دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دیر تک صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ تا آپ گلستان احمد کو مزید بڑھتا اور پھلتا پھولتا دیکھ لیں۔ آمین۔

ہمارے سیکنڈ ایر کے طلبا کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے مقصد میں کامیاب فرمائے اور امتحان میں باعزت کامیابی عطا فرمائے۔ ہم ہیں طلبائے فضل عمر ہوسٹل

جناب ڈاکٹر یوسف سلیمان صاحب کی سرینگر میں آمد اور روانگی

سرینگر ۱۴۔ مارچ ساؤتھ افریقہ کے ہمارے احمدی بھائی ڈاکٹر یوسف سلیمان صاحب جو لنڈن میں جناب قاضی محمد عبداللہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کے وقت مشرف باحمدیت ہوئے۔ قادیان سے روانہ ہو کر ۱۲ مارچ کی شام کو اچانک وارد سرینگر ہوئے۔ اور دفتر اخبار "اصلاح" میں تشریف لائے۔ تعارف کے بعد آپ نے کہا "میں صرف حضرت مسیح ناصری علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقبرہ کو بچشم خود دیکھنے کے لئے یہاں حاضر ہوا ہوں"۔

ہم نے اپنے معزز مہمان کے قیام کا بندوبست کیا اور دوسرے دن آپ کو قبر مسیح کی زیارت کرائی۔

۱۳ مارچ کو دریائے جہلم کے کنارے سرینگر کے خوبصورت بند پر مختصر سی سیر کے بعد میں ڈاکٹر صاحب کو محلہ خانیار میں تانگہ پر لے گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے "روضہ بل" کے گرد گھوم کر پہلے باہر سے جائزہ لیا پھر روضہ کے اندر داخل ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ "میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ مجھے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی قبر کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ہے۔ میرا اس بات میں کامل اعتقاد اور ایمان ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ عظیم انکشاف الہامات کی روشنی میں ہے"۔

آپ نے دس روپے کی رقم صدقہ کے لئے مجھے دیتے ہوئے کہا۔ ہم پہلے دو نفل ادا کرینگے اور اس کے بعد اس مقدس نبی کی قبر پر کھڑے ہو کر دعا کرینگے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے کچھ رقم اس صندوق میں بھی ڈالی۔ جو مجاور نے یہاں رکھا ہوا ہے۔

اس کے بعد سرینگر شہر کی مختصر سی سیر کرتے ہوئے مسجد احمدیہ میں آئے جہاں آپ نے جماعت کی ترقی کے لئے دعا کی۔ بعدہ مختلف اصحاب کے ساتھ اور ریاست کے بعض مقتدر اخبار نویسوں کے ساتھ رات کو دیر تک گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔ آپ کی ساری گفتگو تبلیغ احمدیت سے لبریز تھی۔ ہر ملاقاتی اس سے بے حد متاثر ہوتا کہ ڈاکٹر صاحب اس سرد موسم میں یہاں صرف قبر مسیح کی زیارت کے لئے آئے ہیں۔ آج ۵½ بجے شام آپ کے اعزاز میں بعض احباب کو چائے پر مدعو کیا گیا۔ جہاں ایڈیٹر صاحب روزنامہ "ہمدرد" کشمیر کے ساتھ گفتگو کے دوران میں ڈاکٹر صاحب نے احمدیت قبول کرنے کی دلچسپ کیفیت سنائی۔ مغرب کی نماز باجماعت مسجد میں ادا کر کے بعض اور دوستوں سے ملے۔ احمدی احباب کے ایمان میں آپ کی ملاقات سے تازگی پیدا ہوئی بالآخر ڈاکٹر نے اپنے وسیع تجربہ کی بناء پر ہمیں ہدایات دیں۔ کہ کشمیر اور سرینگر میں کیونکر "قبر مسیح" کی بناء پر ہم تبلیغ کو وسعت دے سکتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب سرینگر میں اس مختصر قیام کے بعد ۱۴ مارچ ۱۹۴۶ء کی صبح کو واپس تشریف لے گئے۔ خاکسار عبدالغفار مدیر "اصلاح" سرینگر

معلوم ہوا ہے۔ کہ کشمیر سے واپسی پر جناب ڈاکٹر صاحب نے لاہور میں مختصر سا قیام

عورتوں کا حق نمائندگی

گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے میرے سپرد یہ خدمت کی ہے۔ کہ لجنات اماء اللہ کی آمدہ آراء مجلس مشاورت میں پڑھ کر سنا دی جائیں۔ عورتوں کو حق نمائندگی دینے پر ان قوموں میں جو اپنے آپ کو بہت مہذب کہتی ہیں۔ بڑے ہنگامے ہوئے ہیں۔ مگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ حق خود عطا فرمایا ہے۔ اس سوال پر کہ عورتوں کو حق نمائندگی دیا جائے یا نہ دیا جائے۔ کئی سال مجلس مشاورت میں بھی بحث ہوتی رہی۔ سب سے پہلے مجلس مشاورت منعقدہ ۳۱ مارچ ۱۹۲۹ء میں اس پر بڑی لمبی بحث ہوئی۔ مگر کوئی فیصلہ نہ ہوا۔ حضور نے اس اجلاس میں صرف اس قدر فرمایا۔ اور فیصلہ آئندہ سال پر اٹھا رکھا۔ کہ:۔

"اصل بات یہ ہے کہ جس طرح مرد کو دماغ اور عقل دی گئی ہے۔ اسی طرح عورت کو بھی دی گئی ہے۔ اور جہاں مرد کو حکم ہے۔ کہ علم سیکھے وہاں عورت کو بھی حکم ہے۔ کہ علم سیکھے۔ یہ ساری باتیں ماننے کے بعد کہنا کہ عورتوں کی زبان پر تالا لگا دیا جائے۔ یہ غلط بات ہے"۔

اپریل ۱۹۳۰ء میں جب مجلس مشاورت کا اجلاس ہوا۔ تو ۲۰ اپریل ۱۹۳۰ء کے اجلاس میں حضور نے ایک عارضی فیصلہ فرمایا مگر آئندہ سال حضور نے اسی فیصلہ کو برقرار رکھا۔ تمام لجنات کی اطلاع کے لئے یہ فیصلہ ذیل میں نقل کرتا ہوں۔

"عورتوں کی حق نمائندگی کے متعلق یہ عارضی فیصلہ کرتا ہوں۔ کہ جہاں جہاں لجنہ اماء اللہ قائم ہیں۔ وہ اپنی لجنہ رجسٹرڈ کرالیں یعنی میرے دفتر سے اپنی لجنہ کی منظوری حاصل کریں۔ پھر ان کو جنہیں میری اجازت سے منظور کیا جائیگا۔ مجلس مشاورت کا ایجنڈا بھیجدیا جایا کرے گا۔ وہ رائے لکھ کر پرائیویٹ سکرٹری کے پاس بھیج دیں۔ میں جب ان امور کا فیصلہ کرنے لگونگا۔ تو ان کی آراء کو بھی مدنظر رکھ لیا کرونگا۔ اس طرح عورتوں مردوں کے جمع ہونے کا جھگڑا ابھی پیدا نہ ہوگا۔ اور مجھے بھی پتہ لگ جائیگا۔ کہ عورتیں مشورہ دینے میں کہاں تک مفید ثابت ہوسکتی ہیں۔ ان کی رائیں فیصلہ کرتے وقت مجلس میں سنا دی جائینگی۔ یہ عارضی طور پر ان کے حق میں فیصلہ کرتا ہوں"۔

مجلس مشاورت منعقدہ اپریل ۱۹۳۱ء میں بوجہ تنگی وقت اس پر بحث نہ ہوئی کیونکہ دوسرے اہم کاموں میں زیادہ وقت لگ گیا۔ مجلس مشاورت مارچ ۱۹۳۲ء میں حضور نے ارشاد فرمایا۔ "کہ آئندہ جب تک کہ ہم اس پر مزید غور کر کے کوئی فیصلہ کرسکیں۔ ۱۹۳۰ء کے فیصلہ پر ہی عمل ہو"۔ چنانچہ اس وقت سے اس پر عمل ہو رہا ہے۔

حضور کا فیصلہ ۱۹۳۰ء میں نے اوپر نقل کر دیا ہے۔ تمام لجنات خود غور کریں۔ کہ انہوں نے اس فیصلہ کی کہاں تک تعمیل کی ہے۔ اگر ان سے پہلے غفلت ہوئی ہے۔ تو اس سال اس کا ازالہ کر دیں۔ جنہوں نے اپنی لجنہ اب تک رجسٹرڈ نہیں کرائی۔ وہ رجسٹرڈ کرالیں۔ اور جنہوں نے پہلے کبھی اپنی لجنہ کی آراء نہیں بھیجیں۔ وہ آئندہ بھیجنے کا عہد کریں۔ حق نمائندگی ایک فضل ہے۔ جو حضرت فضل عمر نے تم کو بغیر تمہارے مانگے دیا ہے۔ اس کی قدر کریں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تمہاری ناقدری سے تم اس حق سے محروم کر دی جاؤ۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے مجلس مشاورت کا ایجنڈا عنقریب تمام رجسٹرڈ لجنات کو بھیجدیا جائے گا۔ جو کسی وجہ سے ایجنڈا آپ کو نہ پہنچے۔ تو مجلس مشاورت سے پہلے جو انشاء اللہ ۱۹-۲۰-۲۱ اپریل ۱۹۴۶ء کو قادیان میں ہوگی آپ اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ سے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ایجنڈا پر غور کرنے کے لئے تمام ممبرات لجنہ کا مقامی اجلاس کریں۔ اور باہم مشورہ کے بعد جو متفقہ رائے ہو وہ لکھ کر جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو جلد بھیجدیں۔

خاکسار عبد المجید سیکرٹری کمشن

علاقہ کینیا (مشرقی افریقہ) کے دلچسپ حالات

قدیم باشندوں کے اوضاع و اطوار

عیسائیت کا وسیع جال اور اسلام کیلئے مشکلات

از مکرم مولوی نور الحق صاحب انور مجاہد تحریک جدید

بے تابانہ دعا

بفضل خدا ماہ نومبر ۱۹۴۵ء کے وسط میں خاکسار S.A جرزی .S.S نامی جہاز کے ذریعہ ممباسہ پہنچا۔ شام کا دھندلکا چھا رہا تھا۔ جب میں نے ساحل پر قدم رکھا گودی سے باہر آتے آتے کافی تاریکی چھا چکی تھی۔ زیر لب دعائیں کرتا ہوا خدا تعالے کی بارگاہ عالی میں تشکر آمیز جذبات کے ساتھ موہوم سی التجائیں رکھتا ہوا میں اپنے ساتھی کے ہمراہ قدم بڑھا رہا تھا۔ اردگرد کی ہما ہمی سے بے خبر ایک مدہوشی کے عالم میں مجھے تین ہفتہ قبل کی وہ شام یاد آرہی تھی۔ جبکہ اسی قسم کے دھندلکے میں میں ارض مقدسہ سے روانہ ہوا تھا۔ دارالامان نواسیوں کے پیارے چہرے میری آنکھوں کے سامنے تھے خدا تعالے کی درگاہ میں دعا کیلئے اٹھے ہوئے ہاتھ خاموش پیاری صورتیں اب بھی ایک کیف زا منظر پیش کر رہی تھیں۔ بے اختیار دل سے دعا نکلی۔ کہ میرا رب اس مطہر و مقدس بستی اور اس کے خوش بخت رہنے والوں کو اپنی برکتوں رحمتوں اور فضلوں سے ڈھانپ لے۔ اور اس خطہ پاک کو ہمیشہ آباد و شاد رکھے۔ خصوصاً میرا رب میرے اس پیکر انوار آقا کو جس کے پاکیزہ انفاس سے آج عالم میں رنگ دبو ہے۔ ہاں اسی خدا نما مقدس ہستی کو بابرکت صحت و عمر عطا فرمائے۔ اور اس قابل فخر وجود کا سایہ دیر تک ہم گنہگاروں کے سروں پر قائم رکھے آمین

علاقہ کینیا

گزشتہ تین ماہ میں نے مشرقی افریقہ کے علاقہ کینیا میں گزارے۔ اس علاقہ کے بعض خطے نہایت ہی سرسبز و شاداب ہیں۔ لوگ کہتے ہیں پہلے یہاں بارشیں بہت ہوا کرتی تھیں۔ لیکن اب بہت کم ہوگئی ہیں زمین بہت زرخیز ہے اور پیداوار کافی خصوصاً مکی۔ قہوہ۔ چائے۔ گنا بہت ہوتا ہے۔ بعض جگہ لوگ پھاوڑوں سے ہی ہل کا کام لے لیتے ہیں سوائے بڑے فارموں کے۔ آبپاشی کا ذریعہ کوئی نہیں۔ بارش پر ہی پیداوار کا انحصار ہے۔ کیلا۔ آم۔ یہاں کا عام پھل ہے۔ اناناس اور مالٹا بھی کثرت سے ہوتا ہے۔ جسے یہاں مچونگا کہتے ہیں۔

باشندوں کا رنگ اور شکل

علاوہ دیگر اقوام کے جو افریقہ میں آکر آباد ہیں۔ یہاں کے مقامی باشندے عام طور پر بہت غریب ہیں۔ ان کے رنگ سیاہ بال کم اور گھنگرالے ہوتے ہیں۔ قد درمیانہ اور عمدہ صحت کے مالک ہیں۔ علاقہ کانگو وغیرہ کے وحشیوں کی طرح ان کی شکلیں اتنی ڈراؤنی نہیں۔ ناک ہونٹ وغیرہ عام طور پر متناسب ہوتے ہیں۔ عورتوں کے سر پر بھی مردوں کی طرح بہت کم اور گھنگرالے بال ہوتے ہیں۔

کاروبار

عام طور پر افریقن لوگ کھیتی باڑی کا کام کرتے ہیں۔ یا فارموں میں ملازم ہیں۔ یا پھر ہندوستانیوں اور دیگر لوگوں کے گھروں دکانوں اور فرموں میں خادموں کے طور پر کام کرتے ہیں۔ چھوٹی موٹی دوکانیں بھی کر لیتے ہیں نیروبی میں میں نے بہتوں کو درزی کا کام کرتے دیکھا ہے۔ تعلیم یافتہ طبقہ دفتروں میں ملازم ہے۔ جنگ کے باعث بہت سے لوگ فوج میں چلے گئے۔ اور اس طرح انہیں کام مل گیا۔ پولیس میں عام طور پر افریقن سپاہی ہی ہوتے ہیں۔ آفیسر ہندوستانی انگریز وغیرہ ہیں

اخلاق و عادات

غربت کے باعث اخلاقاً یہ لوگ گرے ہوئے ہیں۔ چوری ان میں عام ہے۔ بھوکے بہت ہیں چوری اور ڈاکہ میں تو اس قدر دلیر ہیں کہ جان سے مار ڈالنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ آجکل نیروبی میں خصوصاً رات کو تنہا اکیلے باہر نکلنا خطرے سے خالی نہیں۔ سرشام ہی یہ لوگ جو بیکار ہونے کے علاوہ سیاہ دل

سی ہیں گروہ در گروہ سوتے لئے پھرتے ہیں۔ چند شلنگوں کی خاطر سر پھوڑنے سے دریغ نہیں کرتے۔ اگر رات کو مکان میں آگھسیں۔ تو علاوہ مالی نقصان کے جانی نقصان کا اندیشہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ صرف ٹائر یا بیٹری لینے کے لئے کار تک اٹھا لے جاتے ہیں۔ ٹائر اتار کر یا بیٹری نکال کر موٹر کو جنگل میں پھینک دیتے ہیں۔ پچھلے دنوں نیروبی کا ہی ایک واقعہ ہے۔ کہ ایک اسماعیلی صبح کی نماز سے قبل جماعت خانہ سے گھر آ رہا تھا۔ کہ رستہ میں اسی قسم کے ایک گروہ نے اسے گھیر لیا۔ اور ڈنڈوں سے اس قدر پیٹا۔ کہ اس بیچارے کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی۔ چوری کے علاوہ زنا کو بُرا فعل سمجھا ہی نہیں جاتا۔ شراب بھی بہت پیتے ہیں۔ جو لوگ فوج سے فارغ ہو رہے ہیں۔ وہ سپاہی کاریوں میں بہت دلیر ہیں۔ اور روز بروز چوری اور ڈکیتی کے واقعات زیادہ ہو رہے ہیں۔

جسمانی صفائی کا خیال انہیں بہت کم ہے۔ ایک Native اس کے گزر جائے۔ تو دماغ بدبو سے پھٹنے لگتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک گند سے بھرا ہوا سنڈاس تھا۔ جو اس انسان نما حیوان کے اندر تھا۔ "بغل گند" عام مرض ہے۔ جو ان میں پایا جاتا ہے۔ کسمو کے ایک احمدی دوست کا ایک خادم بھی اسی قسم کا خطرناک تھا۔ وہ جب صبح ہی صبح صفائی کے لئے کمرے میں آگھستا تو مجھے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر باہر بھاگنا پڑتا۔ یہ مرض تعلیم یافتہ طبقہ میں بھی ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ سفر کرنا گاڑی میں یا موٹر میں سزا کے مترادف ہے۔

لباس

پرانے زمانہ میں آپ نے سنا ہوگا۔ کہ یہ لوگ ننگے رہتے تھے۔ لیکن اب یہ لباس پہنتے ہیں۔ اور شہروں میں کسی کو ننگا نہیں دیکھا جاتا۔ آبادی سے دور رہنے والے بھی اگرچہ پھٹا پرانا ہی سہی لیکن ان کے جسم ڈھکے ہوئے ضرور ہوتے ہیں۔ بعض چمڑے سے اپنے جسم ڈھانپتے ہیں۔ ہاں ایک دفعہ ہم ایک جگہ تبلیغ کے لئے گئے۔ تو وہاں ایک پرانے زمانے کا بقیہ دیکھنے میں آیا۔ یہ شخص بہت بوڑھا تھا۔ جسم کی کھال لٹک رہی تھی۔ اس نے اپنی کمر پر رسی سے چمڑے کا ایک ٹکڑا باندھ رکھا تھا۔ جو اس کا ننگ ڈھانکنے کی ناکام کوشش بھی نہ کرتا تھا۔ ہاتھ میں لاٹھی لئے بڑی آہستگی اور وقار سے وہاں آیا۔ جہاں ہم ان کو دینی باتیں سنا رہے تھے۔ حیرت سے منہ کو کچھ دیر تک ہمیں تکتا رہا۔ پھر اپنے جانوروں کے پیچھے جنگل میں چلا گیا۔ یہ یادگار رفتہ گذرے ہوئے زمانہ کی۔ میں نے اس کے علاوہ اور کوئی ننگا نہیں دیکھا کسمو کے قریب ان افریقین لوگوں کے مخصوص علاقہ میں ہم تبلیغ کے لئے جاتے۔ چمڑے یا کسی اور چیز کا لباس پہنے ٹوپیوں پر پَر لگائے پیٹ کے بل زمین پر لیٹے افریقین نہایت ہی خوفناک معلوم ہوتے۔ ہم بچپن میں جو کتابوں میں پڑھا کرتے تھے۔ بالکل ویسی ہی شکلیں۔ بعض بعض کے ہاتھ میں تیر کمان یا نیزہ وغیرہ لیکر اور منہ بسورے لیٹے ہوتے۔ لیکن اب یہ لوگ ویسے وحشی نہیں رہے۔ بعض ان میں سے تہذیب و تمدن سے آشنا ہیں۔ اب ان کے زہریلے تیر انسانوں کے لئے نہیں۔ مرور زمانہ نے ان کو کسی قدر انسان بنا دیا ہے۔ ہاں حیوانیت کی جھلک باقی ہے

غذا

عام طور پر ان کی غذا مکئی ہے۔ جو یہاں بہت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا آٹا گرم پانی میں ڈال کر پکا لیتے ہیں۔ اور اسے نمکین یا میٹھا کر کے کڑچھی کے پیالوں میں ڈال کر کھاتے ہیں۔ مچھلی کا استعمال بھی ہے۔ ایک قسم کی خشک مچھلی (جس کی بدبو سے جانا تو دماغ پھٹ جائے) بڑے شوق سے استعمال ہوتی ہے۔ ایک سفر میں چند افریقین بھی ہمارے ساتھ تھے۔ جو احمدی نہیں تھے۔ ہر ایک کے ہاتھ میں چھ سات ڈنڈا نما خشک مچھلی تھی۔ جو بطور زاد راہ وہ لئے ہوئے تھے۔ اسے ابال کر یا ویسے ہی کھاتے ہیں۔ اس قسم کی مچھلی من ان کے لئے آتی ہے۔ تعلیم یافتہ لوگ روٹی اور چاول کا استعمال بھی کرتے ہیں۔ چائے کا استعمال عام ہے۔ مرغیاں عام لوگ پالتے ہیں۔ اور انڈے استعمال کرتے ہیں۔ یہاں بھینس نہیں ہوتی۔ گائے عام ہے۔ افریقین گائے کا گوشت عام استعمال کرتے ہیں۔ ایک دفعہ ہم ان کی ایک بستی میں گئے۔ تو گائے کے گوشت کو وہ کلہاڑوں سے اس طرح کاٹ رہے تھے۔ جس طرح ہمارے ہاں لکڑی پھاڑتے ہیں۔

طرز رہائش

دیہات اور جنگلات کے لوگ جھونپڑیوں میں رہتے ہیں لکڑی کا گول سا کمرہ بنا لیتے ہیں۔ چھت پر گھاس پھوس ڈال لیتے ہیں۔ اور دیواروں پر مٹی لگا لیتے ہیں۔ زمین پر ہی سو جاتے ہیں۔ بالٹیوں اور درختوں کی چھال کی بنی ہوئی چارپائیاں استعمال کرتے ہیں جو جھونپڑی کا عام طور پر ایک ہی دروازہ ہوتا ہے۔ اور شکل عموماً اس ⌂ کی اور کنوئیں کی طرح گول ہوتی ہے

تعلیم

ابھی تک عام لوگ اَن پڑھ اور جاہل ہیں۔ لیکن جگہ بجگہ عیسائیوں نے سکول کھول دیئے ہیں۔ ہم ایک چھوٹے سے گاؤں میں گئے اور ایک مکان میں میں یہ دیکھ کر حیران ہوا کہ مشن کی طرف سے ریڈیو سیٹ پڑا ہوا تھا۔ جس کے گرد گاؤں کے لوگ جمع تھے۔ اب ان میں روز بروز تعلیم پھیل رہی ہے۔ عیسائی ان کو کھانا دیتے ہیں۔ لباس دیتے ہیں۔ جگہ بجگہ دیہات میں گرجے بنے ہوئے ہیں۔ دجال ہر بلندی اور پستی [illegible] ئے ہوئے ہیں۔ یاجوج ماجوج کی فوجیں من کل حدب ینسلون کے ماتحت ہر طرف سے خروج کر رہی ہیں۔ تثلیث کے پیرو ریلوں سڑکوں کے ذریعہ فضاؤں میں اڑ کر باطل کو فروغ دینے میں کوشاں ہیں۔ اور حق پوشی کے لئے سعی و جدوجہد ان کا پیشہ ہے۔ لیکن آخر حق فتح ہوگا۔ اور انہی کی تدبیریں الٹ کر ان پر پڑیں گی احمدیت کا رستہ صاف ہے۔ ان وحشیوں نے خدا کا نام تو سنا ہے اگرچہ تثلیث کے رنگ میں ہی مسیحی تعلیم سے تو آشنا ہوئے ہیں۔ اگرچہ Holy Trinity کے اسباق ہی ان کا سرمایہ علم سہی۔ آخر اس واحد یگانہ کی محبت جو ہر روح کی گہرائیوں میں مستور کی گئی ہے اپنا جوش دکھلائے گی۔ اور توحید کے علاوہ اور کسی چیز کا نام انشاءاللہ نہ رہیگا۔

افریقین لوگوں کے تعلیم یافتہ ہونے کے باعث دفتروں سکولوں میں یہ لوگ کام کرتے ہیں۔ ان کی کلبیں ہیں۔ نائٹ سکولز ہیں۔ اسمبلیوں میں بھی ان کو نشستیں دی گئی ہیں۔ غرضیکہ اب ہر لحاظ سے یہ لوگ ترقی کر رہے ہیں۔

افریقین لوگ اور اسلام

یہ لوگ درحقیقت اسلام کے پیاسے نظر آتے ہیں۔ عیسائی چونکہ انہیں کھانا اور لباس دیتے ہیں۔ اور ان کی ضروریات مہیا کرتے ہیں۔ اس لئے بظاہر یہ عیسائیت کے پیرو ہیں۔ مگر حقیقت میں عیسائیت سے نا آشنا محض ہیں۔ ان میں سے اکثر چونکہ محفلی استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے لازماً ایک سے زیادہ شادیاں کرنے پر مجبور ہیں۔ اور اس طرح مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں۔ کہ دین فطرت اور عالمگیر مذہب اسلام ہی ہے نہ کہ عیسائیت۔ اسی طرح بعض اور دیہاتوں میں ان میں سے بعض قبائل اسلامی طریق اختیار کئے ہوئے ہیں۔ صرف ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ان کو حقیقت اسلام سے آگاہ کیا جائے۔ بعض ابھرتے ہیں۔ لیکن پھر اکثریت کے زور سے دب جاتے ہیں۔ لیکن حالات ایسے ہو رہے ہیں۔ کہ جلد ہی ان کی توجہ اسلام کی طرف ہوگی۔

افریقین اور ہندوستانی

ایک نئی تحریک جو اس وقت مقامی باشندوں میں پیدا ہوئی ہے یا زیادہ درست الفاظ میں یہ ہے کہ پیدا کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ ہندوستانیوں کو ہمارے ملک سے نکل جانا چاہیئے کیونکہ ہندوستانیوں کے آنے سے ہمارے لئے زمینیں کم ہو گئی ہیں۔ اگرچہ یہ بات غلط ہے۔ کیونکہ اگر ہندوستانی افریقہ سے چلے بھی جائیں تو انکو پھر بھی زمینوں سے کوئی حصہ نہیں مل سکتا۔ درحقیقت تمام زمینیں یورپین اقوام کے قبضہ میں ہیں۔ ہندوستانیوں کے پاس ایک چپہ زمین بھی نہیں۔ سیلوا ہل یورپینوں کے ہی فارم ہیں۔ پس اگر ہندوستانی یہاں سے چلے جائیں۔ تو بھی افریقنوں کی پیش کردہ بات تب بھی پوری نہیں ہو سکتی۔ لیکن اس کے علاوہ افریقین لوگوں کا مطالبہ بھی بالکل بیہودہ ہے۔ ہندوستانیوں نے درحقیقت اس ملک کو بنایا ہے۔ ابتدائی ریلوے بنانے والے ہندوستانی ہی ہیں۔ اور اس غرض کے لئے ان میں سے سینکڑوں نے اپنی جانیں ضائع کر دیں۔ سینکڑوں شیروں کا شکار ہوئے اور درندوں نے پھاڑے گئے۔ ہسپتالوں میں انہوں نے کام کیا۔ سڑکیں انہوں نے بنائیں سکولوں میں انہوں نے تعلیم کا رواج دیا۔ آج جبکہ یہ تاریک ملک جنگل سے منگل بن گیا ہے تو اپنے محسنوں سے کہا جا رہا ہے کہ تم یہاں سے نکل جاؤ۔ جنہوں نے اس ملک کے اصلی باشندوں کو باقی دنیا سے آشنا کیا۔ انہیں کام سکھلائے۔ اب انہی کو دھتکارا جا رہا ہے۔ اور یورپین سوسائٹیاں بھی کہہ رہی ہیں۔ کہ افریقین لوگوں کا مطالبہ درست ہے۔ جنگ کے دوران میں یہ قانون پاس کیا گیا تھا۔ کہ کوئی نیا ہندوستانی اس علاقہ میں نہیں آسکتا۔ اور خیال ہے کہ آئندہ اس قانون کو زیادہ سخت کر دیا جائیگا۔ اسی طرح کینیا میں ہر تجارت کے لئے لائسنس کی ضرورت ہے جب تک کسی کے پاس لائسنس نہ ہو وہ چھوٹی سے چھوٹی تجارت بھی نہیں کر سکتا۔ اور عام طور پر ہندوستانیوں کو لائسنس نہیں دیا جاتا۔ تاکہ اس طرح ہندوستانی تاجروں کی تعداد کم سے کم ہوتی جائے۔ سو اب ہندوستانیوں اور افریقیوں کے تعلقات کشیدہ ہو رہے ہیں۔ اور نہ معلوم آنے والے دنوں میں ہندوستانیوں کو کن کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

ویدوں کے متعلق پنڈت دیانند صاحب کے دعاوی کا ابطال

ایک آریہ سماجی کے قلم سے

پنڈت دیانند صاحب نے موجودہ ویدوں کے متعلق بہت سے دعاوی ایسے کئے ہیں۔ جو ویدک دھرم کی رو سے کبھی صحیح نہیں۔ عربی میں کہاوت ہے۔ الحق یتبع لا محالۃ کہ سچائی کا آخر اتباع و اقرار کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ اب پنڈت صاحب کے بعض پیرو بھی صاف الفاظ میں پنڈت صاحب کے ان غلط دعاوی کی تردید کر رہے ہیں۔ پنڈت صاحب نے موجودہ ویدوں کے متعلق یہ دعوے کئے ہیں

پنڈت دیانند صاحب کے بے بنیاد دعاوی

(۱) وید ازلی ابدی ہیں۔

(۲) کامل و مکمل ہدایت اور اعلیٰ درجہ کا الہام ہیں۔

(۳) ان میں ایشور کے بہت ناموں اور صفات کا ذکر ہے۔

(۴) وید آغاز عالم میں اگنی۔ وایو۔ آدتیہ اور انگرا۔ ان چار رشیوں کے دل میں ایشور نے ایک ایک وید، الہام ظاہر (نازل) کیا۔

(۵) روحانیت کو مکمل کرنے والے اور ایشور سے ملانے والے ہیں۔

(۶) آریہ لوگ جن میں ان ویدوں کا پرچار ہوا۔ پکے موحد یعنی محض ایک ایشور کو پوجنے والے تھے۔

(۷) ویدوں میں دیوتاؤں کے نام نہیں بلکہ وہ سب ایشور کے نام ہیں۔

ہم نے بارہا الفضل میں ثابت کیا ہے اور ویدوں سے دکھایا ہے کہ پنڈت صاحب کے یہ دعاوی صحیح نہیں۔ اور بار ہا انعامی چیلنج بھی دیئے۔ مگر کسی نے جواب نہ دیا۔ اس کی وجہ محض یہ ہے کہ ۹۹ فیصدی سے بھی زیادہ آریہ سماجی ویدوں سے ناواقف ہیں۔ وہ بھلا کیا جواب دے سکتے تھے۔ اور جو چند ایک ویدوں سے کچھ واقف ہیں۔ وہ بخوبی جانتے ہیں کہ ان میں زیادہ شرک بھرا پڑا ہے۔ حتیٰ کہ پنڈت دیانند صاحب نے خود رگوید کے پہلے منتر میں جو اگنی کی پوجا کا ذکر ہے۔ وہاں اگنی کے معنے "پرمیشور" کئے ہیں (یعنی اللہ یا آگ) کئے ہیں۔ لہٰذا وہ خاموش رہے۔ پس یہ حقیقت ہے۔ کہ پنڈت صاحب کے دعاوی صداقت سے بالکل خالی ہیں۔ ابھی ایک سکے آریہ سماجی عالم پنڈت منگل دیو شاستری ایم۔ اے پرنسپل گورنمنٹ سنسکرت کالج بنارس کا مضمون رسالہ "سنسکرت آکر" میں شائع ہوا ہے۔ ہم اس کے بعض حصے درج ذیل کرتے ہیں۔ تاکہ قارئین کرام پر واضح ہو جائے۔ کہ پنڈت دیانند صاحب نے ان دعاوی میں صداقت و دیانت اور انصاف کا کہاں تک خیال رکھا ہے

ایک اہم مضمون

پرنسپل صاحب کے مضمون کی سرخی "ایشور لفظ کی تاریخ" ہے انہوں نے اس میں پہلے یہ بتایا ہے۔ کہ ویدوں اور برہمن گرنتھوں حتیٰ کہ پہلے (اصل) اپنشدوں میں بھی "ایشور" لفظ اللہ تعالیٰ کے معنوں میں استعمال نہیں ہوا۔ بلکہ "آقا۔ کام کرنے کے قابل ہوتا" انہی معنوں میں یہ لفظ ویدک لٹریچر میں آیا ہے۔ اور پہلے پہل گیتا اور منوسمرتی میں یہ لفظ خدا کے لئے آیا ہے۔ اس کے بعد اسے اسقدر ہندو قوم نے اپنایا کہ آجکل اب ہندو دنیا سے کے خلاف چسپاں کر رہی ہے۔ یہ تبدیلی ان معنوں میں کیوں ہوئی۔ یعنی ویدک لٹریچر اور خصوصاً ویدوں میں یہ کیوں اللہ کے متعلق نہیں بولا گیا۔ حتیٰ کہ رگوید میں تو ایشور لفظ ہی موجود نہیں۔ اس کی وجہ آپ نے یہ بتائی ہے۔ کہ ان ویدوں کے اکثر مصنف اللہ کی ذات سے بالکل ناواقف اور دیوتاؤں کے پجاری تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنے وید منتروں میں کہیں بھی اللہ کا ذکر نہیں کیا ان کے معبود دیوتا ہی تھے۔ اور وہ خدا کی ذات کے منکر یعنی دہریہ خیال کے تھے۔ البتہ بعض رشی ایسے ہوئے جنہوں نے محسوس کیا کہ سب دیوتاؤں میں بھی ایک اور چیز موجود ہے مگر وہ بھی خدا کی حقیقت کو پوری طرح نہ سمجھ سکے بلکہ انہوں نے ایک "برہم" مقرر کر لیا مگر یہ بھی خدا نہیں تھا۔ یعنی نہ تو یہ اچھا نام ہے۔ اور نہ ہی برہم کے موجدوں نے اسے خدا کے لئے بنایا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت کرشن نے گیتا میں ارجن کو پرزور الفاظ میں کہا ہے "اے ارجن یہ وید تین (دہریت شرک وغیرہ) مضامین سے بھرے ہوئے ہیں۔ تو ان تینوں باتوں سے بکلی علیحدہ ہو کر اس ایک دائمی ذات کا سچا عاشق بن" اور یہ حقیقت ہے کہ برہم یا اللہ کی پوجا کا ذکر ان ویدوں میں کہیں بھی نہیں ہاں دیوتاؤں کے نام اور ان کی پوجا کا ذکر ان میں بکثرت ہے اب ہم پنڈت منگل دیو صاحب کی عبارت نقل کرتے ہیں۔

ایک مشہور عالم سنسکرت کا بیان

پنڈت صاحب فرماتے ہیں:۔ "اوپر تو "ایشور" لفظ کے معنوں پر ہی خاص طور سے دھیان دیا گیا ہے۔ اب یہاں قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایشور یا پرمیشور کی ذات فرض کر لینے یا گھڑ لینے کے عقیدے کی پیدائش کا بھی کوئی وقت یا زمانہ بتایا جا سکتا ہے ..... اس سوال کا جواب ہم یہاں سے دینے کو تیار ہیں۔ اس عقیدہ یا خیال کا آہستہ آہستہ کیسے جنم و پرچار ہوا۔ یہ معلوم کرنے کے لئے ہم کو ویدوں کے زمانہ کی طرف چلنا چاہئیے۔ سب سے پہلے ہمیں ویدوں اور خصوصاً رگوید کے دیوتاؤں پر غور کرنا چاہئیے۔ ویدوں میں جو بھی دیوتا (ان کے نام) ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ملتا جسے ہم موجودہ پرمیشور کا قائم مقام کہہ سکیں۔ ویدوں کے سب دیوتا اندر۔ اگنی ورن۔ متر۔ پوشا وغیرہ اپنے اپنے محدود کاموں کے کرنے والے وجود ہیں۔ یا دوسرے الفاظ میں معین کام کرنے والے۔ "یا کاموں کی تقسیم کر کے اپنے اپنے کاموں کے کرنیوالے" ہیں۔ ان میں سے ہم کسی کو بھی فی الحقیقت اللہ نہیں کہہ سکتے۔ یہ سچ ہے کہ الگ الگ وید منتروں میں ان کو بڑی بڑی صفات دی گئی ہیں۔ مگر وہ صفات دیا حقیقت و اصلیت پر مبنی نہیں بلکہ ان رشیوں کے عقیدے اور خیال کا نتیجہ ہے۔ جیسا انہوں نے دیوتاؤں کو سمجھا وہی صفات بیان کر دیں۔

ہاں کچھ منتر ایسے ملتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعد کے رشیوں کو اس بات کا احساس ہونے لگ گیا تھا کہ ان دیوتاؤں کے اندر بھی کچھ ایک بڑا دیوتا ہے۔ اس کے بعد یہی خیال "برہم" کے خیال میں تبدیل ہو گیا۔ یعنی انہوں نے ایک "برہم" تسلیم کیا .... مگر اس برہم کے خیال کو بھی اللہ کا قائم مقام نہیں کر سکتے۔ ایک تو اس لئے کہ "برہم" کا خیال چند گیانیوں کے دل میں تھا اور عوام کے لئے یہ عدم کے برابر تھا۔ دوسرے برہم کا لفظ ویدوں میں مذکر یا مؤنث نہیں آیا۔ بلکہ مخنث آیا ہے۔ اور مخنث آنے والا سب کا معبود حقیقی اور دوسرے ویدک دھرم نہیں بن سکتا۔ اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ بھی ہے کہ سب کی سب ویدوں کی بتائی ہوئی عبادات یگیہ وغیرہ میں برہم کو کہیں بھی جگہ نہیں دی گئی اسی لئے گیتا میں کرشن نے کہا ہے۔ "ترے وشیہ وید انرترے گنیو بھوارجن یعنی" اے ارجن یہ وید تین (دہریت شرک وغیرہ) مضامین والے ہیں۔ تو ان تینوں باتوں سے بکلی علیحدہ ہو کر اس دائمی ذات اللہ کا سچا عاشق بن" اور اسی لئے بھر بھاکر جیسے میمانسکوں نے یہانتک کہا ہے کہ "ویدوں میں دیوتاؤں کی پوجا وغیرہ کا گیان ہے۔ اللہ کے مضمون کو انہوں نے بیان نہیں کیا۔ یہ سچ ہے کہ ویدوں میں پرجاپتی جیسے دیوتا ہیں جو کہ ایک حد تک اللہ کے قائم مقام کہے جا سکتے ہیں۔ لیکن فی الحقیقت ایسا نہیں ہے (کہ پرجاپتی ویدوں میں اللہ کو کہا گیا ہو) پرجاپتی کو ہم خدا نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ وہ بھی بہت سے دیوتاؤں میں سے ایک ہے۔ اس لئے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ ویدوں کے زمانے میں اگر پہلے اپنشدوں کے زمانے کو بھی شامل کریں تو ویدوں کے زمانے میں ان عوام کا کام ان دیوتاؤں سے ہی چلتا تھا۔ ان کو کسی خدا یا پرمیشور کی عبادت کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوتی تھی .... سب ویدوں میں "برہم" لفظ کے علاوہ اگر کوئی اور لفظ پرمیشور کا قائم مقام ہو سکتا ہے تو وہ ہمارے خیال میں پرش سوکت کا "پرش" لفظ ہے ..... لیکن ویدوں میں بہت سی جگہ یہ پرش کا لفظ بھی عام انسانوں وغیرہ کے لئے آیا ہے ...... اس لئے ہم تو یہی کہتے ہیں کہ یہ پرش سوکت کا پرش بھی برہم کی طرح گیانی لوگوں کے لئے تھا۔ ویدوں کی پوجا کرنے والے ان لوگوں کو اس (پرش) سے کوئی کام نہ تھا۔ ہمارے اس دعویٰ کا ثبوت یہ ہے کہ پرش کا بیان بھی جو کہ ویدوں کی بیان کردہ عبادات کی مؤید کتب ہیں۔

ایشور یا پرمیشور کو کوئی جگہ نہیں دی گئی اس لئے آجکل کے پنڈت کہتے ہیں کہ پوروا میمانسا میں ایشور کو نہیں مانا گیا ہے۔" (رسالہ سنسکرت رتناکر دسمبر ۱۹۴۵ء)

نتیجہ

پنڈت صاحب کی اس عبارت سے یہ امور ثابت ہو رہے ہیں۔

(۱) موجودہ ویدوں میں اکثر منتر ان لوگوں کے بنائے ہوئے ہیں۔ جو دہریہ خیالات کے مگر دیوتاؤں کے پجاری تھے۔

(۲) ویدوں میں کوئی ایسا لفظ نہیں جسے محض اللہ کا نام کہا جا سکے۔

(۳) ویدوں میں بہت سے دیوتاؤں کا ذکر اور ان کی عبادت کا ذکر ہے۔

(۴) ویدوں میں جو آگ وغیرہ کی بڑی بڑی صفات بیان کی گئیں ہیں وہ ان لوگوں کے عقیدے اور خیال کا نتیجہ ہیں۔ ورنہ فی الحقیقت سچی نہیں۔

(۵) ویدوں کی بیان کردہ عبارتوں وغیرہ میں کہیں بھی اللہ کو جگہ نہیں دی گئی۔

(۶) ویدوں میں جو اگنی اندر وغیرہ نام آئے ہیں۔ جن کو پنڈت دیانند صاحب نے ستیارتھ میں اللہ کے نام بتایا ہے وہ صحیح نہیں بلکہ دیوتاؤں آگ وغیرہ کے نام ہیں۔

(۷) سب وید منتر ایک وقت میں نہیں بنے اس بات کو پنڈت منگل دیو صاحب نے علیحدہ بھی بیان کیا ہے، فرماتے ہیں "مضمون کے شروع میں ہم 'ایشان' لفظ کا ذکر کر چکے ہیں رگوید میں یہ ایک عام صفت تک آیا ہے لیکن یجر وید کے زمانے میں اس کا استعمال رُدر یا شو کے لئے ہونے لگا۔" صفحہ ۶۵ اس سے صاف ثابت ہے کہ بقول پنڈت صاحب پہلے صرف ایک وید تھا اور اس ایک وید کے سب منتر بھی ایک وقت میں نہیں بنے بلکہ مختلف وقتوں میں بنے۔

اے آریہ سماجی دوستو یہ کیسی عظیم الشان صداقت ہادیٔ عالم کی ہے جس کی تائید آپ کے ایک عالم پنڈت نے کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قریباً ۱۸۹۶ء میں فرمایا تھا۔

ناستک مت کے وید ہیں حامی۔ پس یہی مدعا ہے ویدوں کا۔" (درثمین)

اسی طرح حضور انور نے ویدوں میں شرک و بت پرستی کی تعلیم بتائی مگر عین اسی زمانے میں پنڈت دیانند صاحب نے ویدوں کے متعلق یہ دعویٰ کیا کہ ویدوں میں توحید اور خدا پرستی بھری پڑی ہے آج ساٹھ برس بعد پنڈت صاحب کا ہی ایک پیرو جو کہ آریہ سماجیوں کے نزدیک بھی ویدوں کا ماہر وہ ہندو دنیا کے سب سے بڑے تیرتھ بنارس میں بیٹھ کر یہ اعلان کر رہا ہے کہ ان ویدوں میں دہریت اور شرک کی تعلیم ہے۔ اے آریہ دوستو اس سے اچھا موقعہ آپ کے لئے اور کونسا ہوگا کہ وہ حکم و عدل جس کی تائید و تصدیق آپ کا ایک عالم بھی کر رہا ہے اور جو اس زمانے کی اصلاح کے لئے آیا اسے قبول کریں۔ خاکسار چترویدہ ناصرالدین عبداللہ وید بھوشن مولوی فاضل۔ قادیان

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری سے دو سوال

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری نے اپنی کتاب "شان مصلح موعود" کے صفحہ ۲۷ پر حضرت امیر المومنین المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ کی شان مبارک میں سلقوکم بالسنۃ حداد کی آیت پر عمل کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"اگر جناب خلیفہ صاحب کو یہ رب والی پوزیشن حاصل نہ ہوتی بلکہ جماعت کے کاموں میں جماعت کو بھی حقیقی معنوں میں دخل ہوتا تو آج جماعت ترقی کے اوج پر پہنچی ہوئی ہوتی جس قسم کی قربانی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والی احمدی قوم تھی اگر اس کا انتظام صحیح اصولوں پر ہوتا تو وہ آج نصف دنیا کو حلقہ بگوش احمدیت بنا چکی ہوتی موجودہ ترقی تو ان قربانیوں کے مقابل میں جو جماعت نے اس وقت تک اس عہد خلافت میں کی ہیں اس حقیقی ترقی کا عشر عشیر بھی نہیں جو درحقیقت ان قربانیوں کے مقابل ہونی چاہیئے تھی پس ہمیں موجودہ ترقی پر نازاں نہیں ہو جانا چاہیئے بلکہ ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ کیا یہ ترقی اس نسبت سے ہو رہی ہے۔ جس نسبت سے ہم قربانی کر رہے ہیں کیا ہماری قربانیوں کے نتائج صحیح نسبت سے نکل رہے ہیں اگر نہیں تو ہمیں جلد اپنے انتظام میں تبدیلی کرنی چاہیئے"

اس عبارت میں شیخ صاحب نے یہ دعوےٰ کیا ہے۔ کہ اگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز صحیح رنگ میں کام کرتے تو آج نصف دنیا احمدی ہو چکی ہوتی مگر چونکہ صحیح رنگ میں کام نہیں ہوا اس لئے ایسا نہیں ہوا۔ اب سوال یہ ہے کہ شیخ صاحب نے بزعم خود جماعت کو صحیح رنگ میں کام نہ کرتے دیکھ کر ۱۹۳۷ء میں صحیح رنگ میں کام کرنے کے لئے غیر مبائعین کی رفاقت اختیار کی۔ جو ان کے نزدیک کام کرنے والے ہیں۔ اور اگر پہلے کچھ کسر تھی۔ تو شیخ صاحب کی شمولیت کی وجہ سے نکل گئی ہوگی۔ اور بالکل صحیح نتائج نکل رہے ہوں گے۔ اس لئے بتایا جائے۔ کہ

دو ارب دنیا کی آبادی میں سے کس قدر لوگ غیر مبائعین کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔

دوسرا سوال یہ ہے۔ کہ اگر حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے رب والی پوزیشن کی وجہ سے صحیح اصول پر کام نہ کرنے کے باعث ترقی نہیں ہونے دی۔ تو لاہوری جماعت تو صحیح اصول پر کام کرنے والی تھی۔ جس کی تعریف میں وہ آج کل رطب اللسان ہیں۔ اور "الہام" "لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں" کا مصداق سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کیوں ترقی نہ کی اور کیوں اقلیت کے گڑھے میں پڑے ہوئے ہیں۔ کیا وہ بھی صحیح رنگ میں کام کرنے والے ہیں۔ اگر ایسے ہی ہیں۔ تو ان میں آپ کی شمولیت کے کیا معنی اور اگر صحیح رنگ میں کام کر رہے ہیں۔ تو کے نتائج بتائیے۔

خاکسار صدرالدین واقف زندگی

شکریہ

ایسے وقت جبکہ میری دو نو لڑکیاں بعارضہ نمونیا اور چیچک بیمار تھیں۔ اور میں تنخواہ پیشگی لے کر جلسہ سالانہ پر قادیان دارالامان گیا تھا۔ میں مجبور ہو کر جناب لالہ آسارام صاحب ہیڈ ماسٹر کی خدمت میں گیا۔ اور اپنی درد بھری کہانی سنائی۔ انہوں نے نہایت مہربانی سے ۲۰/- روپے بڈ کراس سے دئے اور ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ اس شریف النفس ہیڈ ماسٹر صاحب نے ایک غریب احمدی ٹیچر کی امداد فرما کر ایک مثال قائم کی ہے جس کے لئے میں ان کا شکر گذار ہوں خاکسار حامد علی ارلیہ

تصحیح

الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں غلطی سے لکھا گیا ہے۔ کہ میں ممالک غیر میں نو سال رہا۔ حالانکہ ممالک غیر میں میری رہائش متواتر صرف سات سال تھی۔

مفتی محمد صادق

بائیبل میں کیوں اور کس قدر تازہ تحریف کی جاچکی ہے

تیرہ۱۳۰۰ چودہ۱۴۰۰ سو سال سے اسلام اور مسیحیت کا اختلاف چلا آرہا ہے۔ مگر آج سے پون صدی سے قبل مسیحیت پر کبھی کوئی ایسا وقت نہیں آیا۔ جب علانیہ طور پر بائیبل میں تغیر وتبدل کرنے کی نمایاں ضرورت آپڑی ہو۔ اگرچہ قرآن پاک نے علانیہ طور پر کہہ دیا تھا۔ کہ یحرفون الکلم عن مواضعہ۔ مگر میرے خیال میں یہ یہود کی تحریف کے متعلق تھا۔ نصاریٰ نے ایسے کھلے کھلے طور پر کبھی ایسی کوشش نہ کی تھی۔ اور اگرچہ تحریف معنوی چوتھی صدی مسیحی سے ہی نصاریٰ نے شروع کردی تھی۔ مگر اب تو یہ حال ہے۔ کہ آیات کی آیات نکال باہر کی جارہی ہیں۔ اس کی وجوہ ہیں۔ اور وہ یہ:-

مسیح ناصری جب مبعوث ہوئے۔ تو یہود کے راستہ میں دو امور تھے۔ جو ٹھوکر کا باعث بنے۔ اول ایلیا کا نزول۔ دوئم ظاہری سلطنت جو مسیح موعود نے قائم کرنا تھی۔ اور اگرچہ مسیح ناصری نے پکار کر کہا۔ کہ ایلیاہ یوحنا ہے (متی ۱۱/۱۵) اور سلطنت کی میرے وقت رائی کے دانہ کی طرح تخم ریزی کردی گئی ہے۔ (متی ۱۳/۳۱) مگر یہود اپنی شریعت کی ظاہری باتوں میں پھنسے رہے۔ کہ کسی آیات کتنے چوڑے کاغذ پر تعویذ کے طور پر لکھنی چاہئیں۔ اور احادیث وتفاسیر توریت کے توانین کی طرح ضروری ہے وغیرہ الخ غریب مچھوے اور محصولئے آسمانی بادشاہت کے وارث ہوگئے۔ (متی ۱۶/۱۹) اور بادشاہت کے فرزند باہر اندھیرے میں ڈال دیئے گئے۔

بالکل اسی طرح جب اس زمانہ میں موعود اقوام عالم مسیح آیا۔ تو سب سے پہلے اسے اپنی قوم کے لوگوں کے ساتھ دوچار ہونا پڑا۔ اور پہلے مسیح کی طرح اس پر اعتراض ہوا۔ کہ مسیح تو آسمان سے نازل ہوگا۔ اور جس طرح مسیح ناصری نے کہا تھا کہ "آسمان پر کوئی نہیں چڑھا۔ سوائے اس کے کہ جو آسمان سے اترا یعنی ابن آدم جو اب بھی آسمان میں ہے۔ یوحنا ۳/۱۳) اسی طرح حضرت مسیح موعود اقوام عالم نے قرآن حدیث سے ثابت کردیا۔ کہ آسمان پر کوئی نہیں جاسکتا۔ اور نہ مسیح ناصری آسمان پر ہے۔ وہ پہلے کی طرح زمین پر پیدا ہوا ہے اور انبیاء بیج بونے آتے ہیں۔ اور ان کی جماعت آخر کار آسمانی بادشاہت ظاہری وباطنی لانے والی ہوتی ہے۔ مگر باوجود پہلے فیصلہ شدہ امر کے بہت سے محروم رہ گئے۔

موعود مسیح اقوام عالم سے پہلے مختلف علمائے اسلام نے مسیحیت کے بالمقابل بہت کچھ لکھا۔ اور بہت سے مباحثات بھی کئے۔ مگر طرفہ یہ کہ ان کی تصانیف واصول تقاریر قدرتاً رائج نہیں ہوئے۔ اور آج ان تصانیف وتقاریر ومباحثات کا اثر قریباً معدوم ہوچکا ہے۔ نہ مسیحی قوم نے ان کی پرواہ کی۔ اور نہ مسلمانوں نے کوئی خیال کیا۔ مگر خدا تعالیٰ نے موعود مسیح اقوام عالم کے لفظ لفظ کو وہ عزت اور رعب بخشا۔ کہ اپنے تو درکنار۔ مقابل کے دشمنوں کو اپنی کتب الہامیہ تک تبدیل کرنا پڑیں۔ یہ آسمانی اور زمینی علم کے درمیان ما بہ الامتیاز ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بائیبل پر ایسے اعتراضات کئے۔ جن کے جوابات کچھ نہ ہوسکتے تھے۔ نہ کبھی ہوسکتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مسیحیوں کو بائیبل کی قطع برید کی سخت ضرورت پیش آگئی۔ ذیل میں ایک نقشہ میں وہ آیات لکھی جاتی ہیں۔ جو بائیبل میں سے نکال دی گئی ہیں۔ اور نکالنے کی وجہ صرف اور صرف یہی ہے۔ کہ حضرت اقدس موعود علیہ السلام نے ان پر جو اعتراضات کئے۔ ان کے جوابات نہ ہوسکتے تھے۔

نمبر شمار	نام کتاب	باب	آیات	کیفیت متعلقہ
۱	متی	۱۷	۲۱	
۲	"	۱۸	۱۱	
۳	"	۲۳	۱۴	
۴	مرقس	۷	۱۶	سب سے پرانی انجیل جو دراصل پطرس کی ہے۔
۵	"	۹	۴۴	
۶	"	۹	۴۶	
۷	"	۱۱	۲۶	
۸	"	۱۵	۲۸	
۹	لوقا	۱۷	۳۶	یہ انجیل دراصل پولوس کی ہے جو اس کے شاگرد لوقا نے لکھی
۱۰	"	۲۳	۱۷	
۱۱	یوحنا	۵	۴	
۱۲	اعمال	۸	۳۷	
۱۳	"	۱۵	۳۴	
۱۴	اعمال	۲۴	۷	
۱۵	"	۲۸	۲۹	
۱۶	رومیوں	۱۶	۲۴	
۱۷	یوحنا کا خط ۱	۵	۷	

نوٹ ضروری:- سنہ ۱۹۴۳ء کے اردو ایڈیشن میں بعض آیات پھر درج کردی گئی ہیں۔ مگر خطوط وحدانی اور شکن دار خطوط کے اندر یہ اس لئے کہ سلسلہ کے مضامین نگار وقتاً فوقتاً پبلک کو آگاہ کرتے رہے۔ کہ یہ تحریفات بدیں وجہ کی جارہی ہیں۔ اور استثناء ۳۳/۲ وسیعیاہ ۲۱/۷ کی تحریف اس کے علاوہ ہے۔ وہ بھی سلسلہ احمدیہ کی وجہ سے کی ہے۔ وقتاً فوقتاً بعد از حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضور اقدس کے خلفائے کرام وعلمائے کرام جماعت احمدیہ نے مختلف موضوعات پر مضامین لکھے۔ اور مختلف طریق پر اعتراضات کئے ان حالات میں یہ آیات نکال دی گئیں۔

(عبد الخالق نومسلم)

اسلام کی اشاعت کیلئے جائدادیں وقف کرنیوالے مخلصین کی فہرست

وقف جائیداد کا فنڈ ہمارا آخری سہارا ہے

جو احباب ابھی تک وقف جائیداد کی تحریک میں شامل نہیں ہوئے۔ اگر خدا تعالیٰ انہیں بشاشت قلب عطا کرے۔ اور توفیق دے۔ تو وہ ضرور اس میں حصہ لیں۔ اگر وہ بوجھ محسوس کریں۔ تو حصہ نہ لیں۔ مگر یہ ذہن نشین رکھیں۔ کہ ایمان کی علامت یہی ہوتی ہے۔ کہ انسان اپنی جان ومال سب کچھ دین کی راہ میں قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہے۔ وقف جائیداد کا اقرار تو دراصل وہ اقرار ہے۔ جو ہر شخص احمدیت میں داخل ہوتے وقت کرتا ہے۔ مومن کو کبھی غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ اسے ہر وقت قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں وہی داخل ہوسکتا ہے۔ جو ہر قربانی کے لئے تیار ہو۔ ایسا شخص جو ان تمام مال کو جو اس کے پاس ہیں۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کردینے کے لئے تیار نہیں۔ وہ وقت آنے پر کچا دھاگا ثابت ہوگا۔ اسلام کی جنگ میں فاتح سپاہی کی حیثیت ہرگز حاصل نہیں کرسکے گا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاستبقوا الخیرات۔ یعنی دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ اور جلدی کی کوشش کرو۔ اور اگر کوئی شخص ثواب سے محروم رہتا ہے۔ تو اپنے کسی فعل کی وجہ سے رہتا ہے۔ وقف جائیداد کی تحریک اختیاری اس لئے رکھی گئی ہے۔ کہ شامل ہونے والوں کو زیادہ ثواب ہو۔ حکم کو تو منافق بھی مان لیتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ اگر میں نے سستی کی۔ تو میرا پول کھل جائیگا۔ اور وہ بالکل ننگا ہو جائیگا۔ مگر خود اختیاری تحریکوں میں آکر اس کا بھید کھل جاتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے۔ کہ ان میں حصہ لینا ضروری تو نہیں۔ پس وقف جائیداد کی تحریک میں مخلص کے اخلاص کے اظہار کا زیادہ موقعہ ہے۔

اسلام کے مجاہد اور جانباز سپاہی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور وہ فتح نصیب جرنیل حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کے حکم کے منتظر ہیں۔ وقف جائیداد کا فنڈ اسلام کے مجاہدین کے لئے ایک آخری سہارا ہے۔ جتنا ہی وقف جائیداد کا فنڈ مضبوط ہوگا۔ مجاہدین اسلام اتنا ہی اطمینان کے ساتھ آگے بڑھیں گے۔ اور انہیں تسلی ہوگی۔ کہ ان کے پیچھے گولہ بارود بھیجنے والا ذخیرہ موجود ہے۔ (انچارج تحریک جدید قادیان)

کھاتہ نمبر

۲۲۴۲- سید محمد زکریا صاحب اڑلیسہ دو ماہ کی آمد
۲۲۴۳- ہارون الرشید صاحب بالاسور اڑلیسہ " " "
۲۲۴۴ محمد شمس الدین صاحب اڑلیسہ " " "
۲۲۴۵- کفایت اللہ صاحب " ایک " "
۲۲۴۶- افتخار رسول صاحب جہند دو " "
۲۲۴۷- سیدہ رفعت صاحبہ سیالکوٹ شہر " " "
۲۲۴۹- احسان اللہ صاحب سپاہی گجرات۔ ایک " "
۲۲۵۰- لائس نائک ایوب خاں صاحب سیالکوٹ " " "
۲۲۳۰- حوالدار محمد شریف صاحب سرگودھا " " "
۲۲۳۱ فیاض محمد خاں صاحب قادیان دو ماہ کی آمد

کھاتہ نمبر

۲۲۳۲- فضل کریم صاحب ضلع گجرات۔ دو ماہ کی آمد
۲۲۳۳- نمبر ۲۷۶۳۹- سپاہی بشارت احمد صاحب ایک " "
۲۲۳۴- حوالدار میجر فضل الدین صاحب " " "
۲۲۳۵- سپاہی سردار خاں صاحب ضلع گجرات " " "
۲۲۳۶- بشارت احمد صاحب باب الانوار قادیان دو " "
۲۲۳۷- حوالدار کلرک محمد بشیر صاحب لائل پور ایک " "
۲۲۳۸- صوبیدار میجر چودھری عبد القادر صاحب لائل پور دو ماہ کی آمد اور جائیداد
۲۲۳۹- نائک عبد الحمید صاحب ضلع لائلپور ایک ماہ کی آمد
۲۲۴۰- علم الدین صاحب عرائض نویس جہلم۔ مکان اور زمین۔

۲۲۴۱ میاں محمد بخش صاحب میرپور۔ مکان و زمین
۲۲۴۲۔ میاں کرم دین صاحب میرپور۔ مکان زمین
۲۲۴۳ میاں شاہ محمد صاحب ضلع میرپور۔ مکان
۲۲۴۴ ماسٹر الف دین صاحب ضلع میرپور مکان زمین
۲۲۴۵ عبدالحمید صاحب سب پوسٹماسٹر راولپنڈی۔ دو ماہ کی آمد
۲۲۴۶ غلام جیلانی صاحب۔ ضلع گوجرانوالہ۔ آدھا مکان
۲۲۴۷ محمد شفیع صاحب چشتی سٹریٹ لاہور۔ ایکماہ کی آمد
۲۲۴۸۔ محمد اشرف صاحب اندرون بھاٹی دروازہ۔ لاہور — دو " "
۲۲۴۹ ناصر احمد خاں صاحب موہنی روڈ لاہور دو " "
۲۲۵۰ مرزا محمد اسمٰعیل صاحب بھاٹی دروازہ۔ لاہور — " " "
۲۲۵۱ محمد اقبال صاحب بھاٹی دروازہ لاہور — ایک " "
۲۲۵۲ سید احمد شاہ صاحب سیالکوٹ۔ جائداد
۲۲۵۳۔ عنایت اللہ صاحب K.A ایسٹ ایشیاٹک نڈ — دو ماہ کی آمد
۲۲۵۴ چوہدری نذیر احمد صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ ضلع مظفر گڑھ — جائداد
۲۲۵۵ محسن محمد صاحب ہیڈ کلرک SEAC ایک ماہ کی آمد
۲۲۵۶ سید ظہور احمد صاحب منٹگمری دو ماہ کی آمد
۲۲۵۷ ملک فضل کریم صاحب " " " "
۲۲۵۸ مولوی محمد ثناء اللہ صاحب جموں۔ جائداد
۲۲۵۹ رشیم بی بی صاحبہ جموں "
۲۲۶۰ ڈاکٹر میر بشیر احمد صاحب دارالبرکات قادیان دو ماہ کی آمد
۲۲۶۱۔ شیخ عبدالسلام صاحب شبلی نئی دہلی " " "
۲۲۶۲ شیخ عبداللطیف صاحب " " " " "
۲۲۶۳ چوہدری احسان الٰہی صاحب بھٹی " " "
۲۲۶۴ محترمہ فاطمہ صاحبہ نئی دہلی جائداد
۲۲۶۵۔ سید عبدالواحد صاحب " جالیسویں حصے
۲۲۶۶ مبارک احمد صاحب بھٹی۔ جائداد اور ایکماہ کی آمد
۲۲۶۷ بشیر احمد صاحب سندھ۔ ایک ماہ کی آمد
۲۲۶۸ عبدالحق صاحب سندھ۔ جائداد
۲۲۶۹ محمد یونس صاحب بلی ماراں۔ دہلی "
۲۲۷۰ محمد مقبول الٰہی صاحب بی۔ اے شملہ۔ ایکماہ کی آمد
۲۲۷۱ شاہ محمد خاں صاحب شملہ ایکماہ کی آمد
۲۲۷۲ بشیر احمد خاں صاحب شملہ " " "
۲۲۷۳ پیر نور احمد صاحب کراچی " " "
۲۲۷۴ مرزا خورشید بیگ صاحب شملہ۔ " " "
۲۲۷۵ شیخ قدرت اللہ صاحب سب رجسٹرار انسپکٹر۔ جہلم — " " "
۲۲۷۶۔ عزیز احمد صاحب شملہ۔ " " "
۲۲۷۷۔ مبارک احمد خان صاحب شملہ۔ " " "
۲۲۷۸ خواجہ ملک کلرک علی محمد صاحب جہلم چھاؤنی " " "

۲۲۷۹ سید محمد صابر علی شاہ صاحب سیالکوٹ۔ ایکماہ کی آمد
۲۲۸۰ چوہدری دین محمد صاحب علاؤالدین صاحب سیالکوٹ جائداد
۲۲۸۱ چوہدری عمر دین صاحب سیالکوٹ "
۲۲۸۲ چوہدری محمد علی صاحب کھیوہ والی ضلع سیالکوٹ "
۲۲۸۳ ماسٹر محمد شفیع صاحب سیالکوٹ "
۲۲۸۴۔ چوہدری فیض احمد صاحب " "
۲۲۸۵ ملک فضلداد صاحب جو الذریکل پنشنر۔ خان پور — ساری جائداد
۲۲۸۶ ملک عبدالصمد صاحب دوالمیال جہلم " "
۲۲۸۷۔ مبارکہ بیگم بنت محبوب علی صاحب۔ حیدرآباد دکن — جائداد
۲۲۸۸ پیر بشیر عالم صاحب مڈل سکول گولیکی۔ گجرات — ایک ماہ کی آمد
۲۲۸۹ منشی احمد دین صاحب ریٹائرڈ ہیڈماسٹر گولیکی۔ گجرات۔ — جائداد
۲۲۹۰ مولوی محمد نور صاحب گولیکی گجرات۔ ایکماہ کی آمد
۲۲۹۱ منشی احمد خاں صاحب گولیکی " " " "
۲۲۹۲ چوہدری سردار خان صاحب گولیکی " جائداد
۲۲۹۳۔ اللہ دتہ صاحب " "
۲۲۹۴ فتح محمد " " گجرات دو سو روپیہ
۲۲۹۵ مستری شمس الدین صاحب گولیکی " ایکماہ کی آمد
۲۲۹۶۔ امام بخش صاحب " " جائداد
۲۲۹۷۔ محمد اکبر " " ایکماہ کی آمد
۲۲۹۸ غلام حسین صاحب منشی گوجرانوالہ۔ جائداد
۲۲۹۹۔ محمد بشیر صاحب فیروزپور۔ ایکماہ کی آمد
۲۵۰۰ محمد انشاء اللہ صاحب کڑیانوالہ۔ گجرات — ایک ماہ کی آمد
۲۵۰۱۔ نور الحسن صاحب قریشی امرتسر۔ دو ماہ کی آمد
۲۵۰۲۔ شیخ عبدالغفور صاحب بیوپاری ملتان ایکماہ کی آمد
۲۵۰۳۔ قریشی محمد اقبال صاحب سیالکوٹ تیرہ روپے
۲۵۰۴۔ محمود الٰہی خان انسپکٹر ریلوے بھٹنڈہ " " "
۲۵۰۵۔ بھین۔ گیہند پور ضلع فیروزپور ایکماہ کی آمد
۲۵۰۶۔ منشی کریم بخش صاحب بھٹنڈہ جائداد
۲۵۰۷۔ محمد یوسف صاحب گھڑی ساز۔ بھٹنڈہ — ایکماہ کی آمد
۲۵۰۸۔ محمد بشیر خاں صاحب کنسٹیبل۔ بھٹنڈہ — " " "
۲۵۰۹۔ علی نواز صاحب عدالت دیوانی بھٹنڈہ — " " "
۲۵۱۰۔ منشی محمد رمضان صاحب پولیس سٹیشن۔ بھٹنڈہ — " " "
۲۵۱۱۔ بشیر علی صاحب سرگودھا۔ جائداد

۲۵۷۲۔ سید اصغر علی شاہ صاحب سرگودھا — دو ماہ کی آمد
۲۵۷۳۔ چوہدری محمد عبداللہ صاحب پیرو شاہ۔ قادیان — جائداد
۲۵۷۴۔ چوہدری عبداللہ صاحب ولد چوہدری بھولا جٹ۔ پیرو شاہ قادیان "
۲۵۷۵۔ اللہ دتہ صاحب ولد علی محمد صاحب تحصیل۔ بٹالہ۔ ایک ماہ کی آمد
۲۵۷۶۔ غلام نبی صاحب تحصیل پھالیہ۔ ضلع گجرات — جائداد اور ایکماہ کی آمد
۲۵۷۷۔ حکیم عبدالکریم صاحب جھنگ۔ ایکماہ کی آمد
۲۵۷۸۔ قاضی عبدالرحمٰن صاحب جھنگ ۱۵ دن کی آمد
۲۵۷۹۔ چوہدری نذیر احمد صاحب ضلع گجرات ایکماہ کی آمد

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۹ مارچ۔ آج ۱۲ ½ بجے برطانیہ کے وزیر میجر سر الیگزنڈر ہوائی جہاز سے ہندوستان روانہ ہو گئے ہیں۔ ہوائی جہاز میں ان کے ذاتی مشیر پرائیویٹ سیکرٹری اور سٹاف بھی تھا۔ کچھ دیر بعد لارڈ پیتھک لارنس وزیر ہند اور سر سٹیفورڈ کرپس صدر بورڈ آف ٹریڈ بی۔ او۔ اے۔ سی کے ایک طیارہ کے ذریعہ ہندوستان کو روانہ ہو گئے۔

دہلی ۱۹ مارچ۔ آج مرکزی اسمبلی میں فنانس بل پر بحث شروع ہو گئی ہے۔ دیوان چمن لال (کانگرسی) نے بل کی مخالفت میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت ہند نے اضافی منافع ٹیکس کو منسوخ کر کے سخت غلطی کی ہے۔ اس اقدام سے حکومت ۷۵ کروڑ روپیہ آمدنی سے محروم ہو گئی ہے۔

کراچی ۱۹ مارچ۔ تجویز کی جا رہی ہے کہ خلیج بنگال کو بحیرہ عرب اور خلیج منار سے ایک نہر کے ذریعہ پیوستہ کر دیا جائے۔ یہ نہر جزیرہ رامیشورم سے نکالی جائیگی ۹۰ فیٹ عریض اور ۲۷ فیٹ عمیق ہوگی۔ نہر کی تیاری کے بعد ہندوستان کے مشرقی اور مغربی ساحل میں ۴۰۰ میل کا فاصلہ کم ہو جائیگا۔ نہر کی تعمیر پر ایک کروڑ دس لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔

لاہور ۱۹ مارچ۔ سونا ۔۔ ۹۴ روپے۔ چاندی ۔۔۔ ۱۵۲ روپے پونڈ ۔ ۸ ۔ ۶۶

امرتسر ۱۹ مارچ۔ سونا ۔ ۴ ۔ ۹۷

لنڈن ۱۹ مارچ۔ نائب وزیر ہند نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اس سال جنوبی افریقہ اور آسٹریلیا سے جو گندم برآمد کی گئی ہے۔ اس کی روشنی میں یہ توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ ۳۰ اپریل تک ہندوستان میں اڑھائی لاکھ ٹن گندم پہنچ جائے گی۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ ۳۱ دسمبر سے ۲ مارچ تک ہندوستان میں ۲ لاکھ ۴۰ ہزار ٹن گندم پہنچ چکی ہے۔ اس کے علاوہ ۷۵ ہزار ٹن چاول برما سے ہندوستان پہنچا ہے۔

لاہور ۱۹ مارچ۔ راجہ غضنفر علی خاں مسلم لیگی نے پنجاب اسمبلی میں ایک تحریک التوا کا نوٹس دیا ہے۔ جس کے ذریعے حکومت پنجاب کے اس حکم کو زیر بحث لایا جائے گا۔ جس کی رو سے اس نے لاہور کے ایک مسلم لیگی روزنامہ "نوائے وقت" سے دو ہزار روپے کی ضمانت طلب کی ہے۔

لاہور ۱۹ مارچ۔ پنجاب کے آئندہ گورنر سر ایوان جنکن ۸ اپریل کو لاہور پہنچیں گے۔ اور اسی دن اپنے عہدہ کا چارج لینگے۔

کراچی ۱۹ مارچ۔ آج سندھ اسمبلی میں سر غلام حسین ہدایت اللہ کی وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک۔ ۲۹ ووٹوں کے مقابلہ میں ۳۰ ووٹوں سے ناکام ہو گئی۔

جموں ۱۹ مارچ۔ مسٹر ایم۔ اے بیگ جو کل کشمیر کی وزارت سے مستعفی ہو گئے تھے۔ آج اپوزیشن بنچوں پر جا بیٹھے۔ اور انہیں پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔

لکھنؤ ۱۹ مارچ۔ یو۔ پی اسمبلی کی تمام مسلمان نشستوں کے انتخابی نتائج کا اعلان ہو چکا ہے۔ کل ۶۶ مسلمان نشستوں میں سے مسلم لیگ ۵۴ نشستوں پر قابض ہوئی۔ تین لیبر نشستوں کا انتخاب ۲۵ اور ۲۶ مارچ کو ہوگا۔ اب مختلف پارٹیوں کی پوزیشن یہ ہے:۔ کانگرس ۱۴۴۔ مسلم لیگ ۵۴۔ نیشنلسٹ مسلمان ۷۔ آزاد ۔ ۱۴۔

لنڈن ۱۹ مارچ۔ آج وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس نے ہندوستان روانہ ہونے سے پہلے کہا۔ کہ تمام برطانوی عوام وزارتی مشن کی کامیابی چاہتے ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی ہے۔ کہ ہندوستانی عوام کی ہمدردیاں بھی ان کے ساتھ ہوں گی۔ سر سٹیفورڈ کرپس نے کہا۔ کہ انہیں امید ہے۔ کہ وہ ہندوستانیوں کی مدد سے ہندوستان کے لئے نیا آئینی نظام قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ جو موجودہ نظام کی جگہ لے سکے

نئی دہلی ۱۹ مارچ۔ دہلی پولس نے آج یوم فتح کے سلسلہ میں ۱۶ مزید اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے۔ اس وقت تک اس سلسلہ میں کل ستر گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔

لاہور ۱۹ مارچ دو نئے وزیر مسٹر محمد ابراہیم برق اور چوہدری لاہری سنگھ ہیں۔ کل وہ گورنر کے روبرو حلف وفاداری لیں گے۔

لنڈن ۱۹ مارچ۔ انقرہ ریڈیو کا بیان ہے کہ طہران ریڈیو کل دوپہر سے بند ہے لنڈن میں بھی ایران سے کوئی براڈ کاسٹ نہیں سنا گیا۔

نئی دہلی ۱۹ مارچ۔ آج سنٹرل اسمبلی میں مسٹر میسن نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ اپنے پرانے ساتھیوں کے خلاف ہتھیار اٹھانے والے ہندوستانیوں کی تعداد قریباً ۲۵ ہزار تھی۔ ان میں سے ۲۲ ہزار انڈین نیشنل آرمی کے ممبر تھے۔ جن ہندوستانیوں نے جاپانیوں کے ساتھ مل کر انگریزوں کے خلاف جنگ کی تھی ان تمام کا پتہ چل گیا ہے۔ صرف اڑھائی سو آدمی کا ابھی پتہ نہیں چل سکا

لاہور ۱۹ مارچ۔ کوالیشن وزارت کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کرنے کے مسئلہ پر غور و خوض عمل میں لانے کی غرض سے مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے مقتدر ارکان کی غیر رسمی کانفرنس سر فیروز خاں نون کی قیام گاہ پر منعقد ہوئی۔ کہ مسلم لیگ پارٹی تنہا اسمبلی میں سب سے بڑی پارٹی ہے۔ اس لئے وہ پنجاب اسمبلی کے سپیکر کی آسامی کے لئے کوالیشن پارٹی کے مقابلے میں اپنا امیدوار کھڑا کرے گی

واشنگٹن ۱۹ مارچ۔ بین الاقوامی فوڈ بورڈ کی جو میٹنگ منعقد ہو رہی تھی اس میں شدید بحران پیدا ہو گیا ہے۔ یہ بحران یورپ اور ایشیاء کے قحط زدہ علاقوں میں گندم کی تقسیم کے سوال پر ہے۔ سب سے بڑی رکاوٹ یہ ہے۔ کہ ارجنٹائن نے جو گندم کی بہت بڑی مارکیٹ ہے سپین پرتگال اور چند دوسرے ممالک کو جہاں خوراک کی قلت نہیں گندم کی برآمد کم کرنے سے انکار کر دیا ہے

سنگاپور ۱۹ مارچ سنگاپور میں پنڈت جواہر لال نہرو کی آمد پر ان کا شاندار استقبال کیا۔ استقبال کے بعد پنڈت جی سب سے پہلے لارڈ ماؤنٹ بیٹن سے ملاقات کرنے کے لئے گورنمنٹ ہاؤس پہنچے۔

ماسکو ۱۹ مارچ۔ کل روسی میگزین نیو ٹائمز نے برطانوی وزراء کے وفد کے ہندوستان جانے کے متعلق رائے زنی کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ انگریز ہندوستان کے متعلق اپنی نیک نیتی کا اعلان تو برسوں سے کر رہے ہیں۔ لیکن ہندوستانی نیک نیتی اور خیر اندیشی کا ثبوت چاہتے ہیں۔ ہندوستان بدستور حکومت برطانیہ کے نیچے کچل رہا ہے اور چالیس کروڑ انسانوں کو ابتدائی حقوق بھی حاصل نہیں۔ ہندوستان کو برطانوی وزراء کا وفد بھیجنے کی غرض و غایت اس ملک پر برطانوی اقتدار قائم رکھنا ہے۔

کوپن ہیگن ۱۸ مارچ ڈنمارک کی برطانوی فوج جس کی تعداد کبھی دس ہزار تھی۔ اب ہفتہ وار پارٹیوں میں اس ملک سے روانہ ہو رہی ہیں۔ اس وقت یہ فوج ایک ہزار سے بھی کم ہے۔

لاہور ۱۹ مارچ۔ پنجاب یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایم۔ اے اور ایم۔ ایس۔ سی کے امتحانات ملتوی نہ کئے جائیں۔ اس پر طلبہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ان امتحانات کا جو ۲ اپریل کو منعقد ہو رہے ہیں بائیکاٹ کیا جائے۔

لنڈن ۱۹ مارچ۔ ایرانی حکومت نے اپنے لنڈنی سفیر کو ہدایت کی ہے۔ کہ اتحادی تنظیم امن کے جلسہ نیو یارک میں ایران میں روسی مداخلت کا مسئلہ پیش کر دیں

ڈربن ۱۹ مارچ۔ نٹال انڈین کانگرس کی ایگزیکٹو کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہندوستانیوں کو نقصان پہنچانے کے لئے جو قوانین نسلی تعصب کی بناء پر بنائے گئے